قلبِ خاکستر

از قلم سارہ عروج

مکمل ناول ♦

نوٹ : یہ ایک فکشنل کہانی ہے۔ جو دو مرکزی کردار سمرینہ اور داور راجپوت پر مشتمل ہیں۔ اس کے علاوہ سائیڈ کردار کے سین بہت کم موجود ہیں۔ چونکہ ناول شارٹ ہے تو زیادہ فوکس صرف مرکزی کرداروں پر کیا گیا ہے۔)سارہ عروج(

داور راجپوت کی صبح کا آغاز ہی ایک دھماکے دار انداز سے ہوتا تھا۔ ڈیفینس فیس ٹو پر واقع اس کی عالیشان کوٹھی، جس کے چاروں طرف سرسبز لان اور مہنگے ترین پھولوں کے پودے لگے تھے۔ اندر سے شاہانہ فرنیچر اور قیمتی قالین، ہر چیز اس کی دولت اور ذوق کی عکاسی کرتی تھی۔

https://classicurdumaterial.com/

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
For Audio Books Visit Our YouTube Channel
Classic Entertaiment

وہ اس وقت ناشتے کی میز پر بیٹھا اخبار پڑھ رہا تھا، چہرے پر ناگواری کے آثار نمایاں تھے۔ ایک نظر گھڑی پر ڈالی اور پھر بیزاری سے اخبار ایک طرف پھینک دیا۔

"لیٹ ہو رہا ہوں، گاڑی نکالو۔ "سنجیدگی سے کہتے اس نے باہر کی جانب قدم بڑھائے جہاں گارڈز پہلے سے گاڑی کا دروازہ کھولے سر جھکائے کھڑے تھے۔

داور راجپوت، روب کے لئے نام ہی کافی تھا۔

ایک ایسا شخص جس کے دل میں ہر شخص کے لئے صرف نفرت ہی نفرت تھی۔ لوگ محبتوں کا پیکر ہوا کرتے ہیں لیکن داور راجپوت نفرتوں کا پیکر تھا، جس کے دل میں صرف و صرف نفرت تھی۔

اس حسین شاندار سی کوٹھی سے ہوتا ہوا یہ سفر بینک پر جا کر اختتام پذیر ہوا۔ چرررر کی آواز کے ساتھ گاڑی بینک کے سامنے جا کر رکی ، گارڈز نے فوراً دروازہ کھولا اور داور راجپوت اپنی ساحرانہ شخصیت کے ساتھ کوٹ کو درست کرتے گاڑی سے باہر نکلا۔

بینک میں پہنچ کر اس کا رخ سیدھا اپنے آفس کی جانب تھا جہاں وہ مہینے میں بس دو بار ہی آیا کرتا۔ ہر چیز کو آبزرو کر کے مینجر کے سپرد کیے واپس چلے جایا کرتا تھا۔

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
For Audio Books Visit Our YouTube Channel
Classic Entertaiment

قریباً پچیس منٹ بعد ، وہ واپس آفس سے باہر آیا اسکا سیکرٹری اس کے ساتھ تھا۔ دونوں ہاتھوں کی آستینوں کو اوپر کونیوں تک فولڈ کیے ، دائیں ہاتھ پر کوٹ تھامے وہ سنجیدہ تاثرات سے سب چیزوں کا جائزہ لے رہا تھا۔

ہر کوئی اپنا کام کر رہا تھا، داور نے ایک نظر سب پر ڈالی اور پھر اپنے قدم واپس جانے کیلیئے موڑ دیے لیکن یکدم بینک کے مرکزی ہال میں پہنچتے اس کے بڑھتے قدم تھمے۔ جب اس کی نظر شیشے کے اس پار، کونے میں بیٹھی ایک لڑکی پر پڑی ، جو سنجیدگی سے سر جھکائے اپنا کام کرنے میں مصروف تھی۔

"یہ لڑکی کون ہے؟ "اس نے اپنے ساتھ کھڑے سیکریٹری سے پوچھا۔

"سمرینہ الیاس، سر ، یہاں کی اکاؤنٹنٹ ہے۔"

ہمم۔۔۔داور نے ایک نظر اس کو دیکھا اور پھر ہنکار بھرتے اپنے قدم آفس کی جانب بڑھا دیے۔

https://classicurdumaterial.com/

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
For Audio Books Visit Our YouTube Channel
Classic Entertaiment

داور راجپوت ایک جوا خانے میں بیٹھا ہوا تھا۔

سامنے موجود ٹیبل پر ایک جانب گلاس، جس میں امپورٹڈ شراب موجود تھی، فضا میں سگریٹ کا دھواں معلق تھا۔ اس کے ہونٹوں کے درمیان سگریٹ موجود تھی ، جس سے وقفے وقفے سے دھواں اٹھ رہا تھا۔ ایش ٹرے سگریٹ کی راکھ سے بھری ہوئی تھی جو اس بات کی گواہ تھی کہ وہ کافی دیر سے یہاں بیٹھا ہے۔

اس کی توجہ اس وقت تاش کے پتوں پر موجود تھی، وہ ایک بڑے داؤ پر جوا کھیل رہا تھا۔

"لگتا ہے آج تم ہار جاؤ گے"۔۔۔ !!!

سامنے موجود شخص ، جو اس جوے خانے کا مالک تھا داور راجپوت کو دیکھ کر مزاحیہ انداز میں بولا

"یہ تمہاری بھول ہے رضا)جوے کا مالک(۔میں ہمیشہ جیتتا ہوں۔ قسمت ہمیشہ میرے ساتھ ہوتی ہے۔"۔۔۔ داور کے لہجے میں ایک غرور تھا۔

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
For Audio Books Visit Our YouTube Channel
Classic Entertaiment

"لیکن داور بھائی، اگر آپ ہار گئے تو؟"۔۔۔ بھویں اچکاتے رضا نے اس کی آنکھوں میں دیکھتے کہا

"میں کبھی نہیں ہارتا، اور اگر خدانخواستہ کبھی ہار بھی گیا تو ،میں اس کی قیمت چکانے کے لیے تیار ہوں۔"

سنجیدہ لفظوں میں کہتے اس نے ایک آخری وار کیا اور یہاں وہ جیت گیا باتوں میں بھی اور کھیل میں بھی۔

"میں داور راجپوت ! ایک ناقابلِ تسخیر قوت ہوں ، جیت میرا مقدر ہے"۔۔۔۔

تمسخر لفظوں میں کہتے اسے بہت کچھ باور کروا گیا ، ہاتھوں کی مدد سے وکٹری کا نشان بنائے باہر کی جانب بڑھ گیا۔

سورج کی پہلی کرنیں ابھی پوری طرح سے نمودار نہیں ہوئی تھیں کہ شہر کی سڑکوں پر زندگی نے انگڑائی لینا شروع کر دی۔ رات کی خاموشی کو چیرتے ہوئے گاڑیوں کے انجنوں

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
For Audio Books Visit Our YouTube Channel
Classic Entertaiment

کی گڑگڑاہٹ اور ہارن کی آوازیں فضا میں گونجنے لگیں۔ سڑک کے دونوں جانب بنے فٹ پاتھوں پر لوگوں کا ایک سیلاب سا امڈ آیا، ہر کوئی اپنی منزل کی جانب گامزن تھا۔

کہیں سکول کے بچوں کا ایک گروپ ہنسی مذاق کرتا ہوا جا رہا تھا تو کہیں آفس جانے والے حضرات جلدی جلدی قدم اٹھاتے ہوئے بس اسٹاپ کی طرف بڑھ رہے تھے۔ سڑکوں پر وین اور بسیں مسافروں کو لے کر دوڑ رہی تھیں، ہر گاڑی اپنی رفتار سے چل رہی تھی، کوئی آگے نکلنے کی کوشش کر رہا تھا تو کوئی پیچھے رہ جانے سے ڈر رہا تھا۔

سڑک پر ٹریفک کا دباؤ بڑھنے لگا ، گاڑیاں ایک دوسرے کے پیچھے قطار میں لگی ہوئی تھیں ، کہ اچانک ٹریفک جام ہونا شروع ہوا ، کرونگی روڈ کی جانب ایک دم سے بس جھٹکے سے رکی۔

"یا اللہ"۔۔۔ بے ساختہ اس کے لبوں سے ادا ہوا۔ اس نے کھڑکی سے باہر کی جانب دیکھا جہاں ہر طرف گاڑیاں اور بسوں اور بائیکوں کا شور تھا۔ چاروں جانب سے ٹریفک بند ہو چکا تھا۔

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
For Audio Books Visit Our YouTube Channel
Classic Entertaiment

کرونگی روڈ پر اس وقت بس ایک ہولناک منظر تھا۔ داور، غصے سے بھرا ہوا، ایک آدمی کو بے دردی سے مار رہا تھا۔ مکے اور لاتیں اس شخص پر برس رہے تھے، جو درد سے کراہ رہا تھا۔ تماشائیوں کا ایک ہجوم جمع ہو گیا تھا، لیکن کسی میں ہمت نہیں تھی کہ آگے بڑھ کر بیچ بچاؤ کرائے۔ داور کے چہرے پر غصہ اور آنکھوں میں سفاکی تھی۔ داور اس شخص کو اس وقت تک مارتا رہا جب تک کہ وہ بے ہوش ہو کر زمین پر نہیں گر گیا۔

"بتاؤں میں تمہیں یہ کس کے باپ کا روڈ ہے"۔۔

بے دردی سے اس کے بالوں کو دبوچے سفاکیت سے چیخا ، اس کی آواز میں غراہٹ تھی۔

اس واقعے کی وجہ سے ٹریفک جام ہو گیا۔ گاڑیاں رک گئی تھیں اور لوگ حیرت سے یہ منظر دیکھ رہے تھے۔ ایک بس میں بیٹھی سمرینہ نے بھی یہ سب دیکھا۔ داور کا وحشیانہ روپ دیکھ کر وہ خوف سے کانپ اٹھی۔

"کتنا بے رحم اور سفاک ہے۔"۔۔۔ داور کے وحشی روپ کو دیکھتے اس نے دل میں کہا۔۔۔

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
For Audio Books Visit Our YouTube Channel
Classic Entertaiment

داور کو اس بات کا کوئی احساس نہیں تھا کہ اس کے اس عمل سے کتنے لوگ پریشان ہو رہے ہیں۔ وہ اپنے غصے میں اندھا ہو چکا تھا اور اسے کسی چیز کی پرواہ نہیں تھی۔

وہ شخص درد سے کراہ رہا تھا۔ سمرینہ کا دل خوف سے بھر گیا۔ اس نے پہلے کبھی ایسا وحشیانہ منظر نہیں دیکھا تھا۔ وہ سمجھ گئی کہ یہ کوئی عام لڑائی نہیں ہے۔ یہ ایک سنگین معاملہ ہے۔اس نے جلدی سے اپنا فون نکالا اور پولیس کو کال کی۔ اس نے انہیں بتایا کہ وہ کیا دیکھ رہی ہے اور انہیں فوری طور پر آنے کو کہا۔ پولیس نے اسے یقین دلایا کہ وہ جلد ہی پہنچ جائیں گے۔

اس نے پھر سے باہر دیکھا۔ وہ شخص ابھی تک اس آدمی کو مار رہا تھا۔ وہ غصے سے پاگل ہو چکا تھا اور اسے کسی چیز کی پرواہ نہیں تھی۔ سمرینہ کو اس شخص کے لیے بہت افسوس ہوا۔

کچھ دیر بعد پولیس پہنچ گئی۔ انہوں نے داور کو گرفتار کرنا چاہا کہ اس نے اپنی وحشی نظروں سے ان کی جانب دیکھا۔

”دیکھیں ! آپ کو ہمارے ساتھ چلنا ہو گا“۔۔۔

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
For Audio Books Visit Our YouTube Channel
Classic Entertaiment

پولیس والے نے کہتے اس کے ہاتھوں پر ہتھ کڑی لگانا چاہتی جس کو جھٹک وہ اپنے بندوں کو پیچھے آنے کا کہتے خود آگے کی جانب بڑھتے پولیس گاڑی میں جا بیٹھا لیکن جاتے جاتے اس آدمی کو ٹھوکر مارنا نہ بھولا، پیچھے موجود پولیس والا بھی خاموشی سے چل دیا۔

سمرینہ نے اطمینان کا سانس لیا۔ پولیس کی گاڑی سائرن بجاتی ہوئی روانہ ہوئی۔ سمرینہ نے دیکھا کہ وہ شخص گاڑی میں بیٹھا ہوا ہے۔ اس کے چہرے پر کوئی تاثر نہیں تھا۔ وہ بالکل خاموش تھا۔ بس کے پاس سے وہ گاڑی گزری تھی۔

اس کے دل میں ایک عجیب سی بے چینی تھی۔

ٹریفک کھل چکا ، سب کچھ معمول پر آ گیا بس بھی اپنی منزل کی جانب روانہ ہونے لگی، لیکن کچھ دیر پہلے کا یہ منظر سمرینہ کے ذہن پر نقش ہو کر رہ گیا۔ وہ سوچتی رہی کہ دنیا میں کتنے ظالم لوگ ہیں۔ اسے ڈر لگ رہا تھا کہ کہیں داور جیسا کوئی شخص اس کی زندگی میں بھی نہ آ جائے ، پر وہ یہ نہیں جانتی تھی کہ اکثر ہم جس چیز سے خوف زدہ ہوتے دور بھاگتے ہیں ، وہی چیز ہمارے سامنے حقیقت بن کر نمودار ہو جاتی۔

♥♛

https://classicurdumaterial.com/

جیل کا کمرہ چھوٹا اور تاریک تھا۔ دیواروں پر نمی کے نشان تھے۔ ایک چھوٹا سا پنکھا آہستہ آہستہ گھوم رہا تھا۔ داور راجپوت ایک کرسی پر بیٹھا ہوا تھا۔ اس کے چہرے پر ایک عجیب سی مسکراہٹ تھی۔ پولیس افسر (اے ایس پی) اس کے سامنے بیٹھا ، غصے سے اسے دیکھ رہا تھا۔ کمرے میں خاموشی چھائی ہوئی تھی۔ صرف پنکھے کی آواز آ رہی تھی۔

داور راجپوت کی مسکراہٹ اور پولیس افسر کا غصہ اس بات کی علامت تھے کہ دونوں کے درمیان ایک طاقت کی جنگ چل رہی ہے۔ داور راجپوت خود کو قانون سے بالاتر سمجھتا تھا جبکہ پولیس افسر قانون کی طاقت پر یقین رکھتا تھا۔ اب یہ دیکھنا باقی تھا کہ کون زیادہ طاقتور ثابت ہوتا ہے۔

"تم ایک مجرم ہو"۔۔۔ کمرے کی گہری خاموشی میں پولیس افسر کی آواز گونجی

"میں مجرم نہیں ہوں میں نے کچھ غلط نہیں کیا, بلکہ اس کو سبق سکھایا ہے"۔۔۔۔ داور راجپوت کی وحشت سے بھرپور آواز اس کمرے میں گونجی

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
For Audio Books Visit Our YouTube Channel
Classic Entertaiment

"جس شخص کو تم نے سفاکیت سے مارا ہے وہ دو بہنوں کا اکلوتا بھائی تھا۔ جس کو تم نے اپنی انا اور غصے میں اس قدر مارا کہ وہ بیچارہ اس وقت ہسپتال میں زیرِ علاج ہے ، اور تم کہہ رہے ہو کہ کچھ غلط نہیں کیا"۔۔۔

"ہاں میں اب بھی یہی کہوں گا کہ میں نے کچھ غلط نہیں کیا"۔۔۔ انداز پر سکون تھا

"ایک چھوٹی سی بات کو۔۔۔۔۔ پولیس افسر کی بات درمیان میں کاٹ کر وہ غراہٹ سے بھرپور آواز میں چیخا۔۔۔

وہ چھوٹی بات نہیں تھی میرے باپ ، میرے ، داور راجپوت کے باپ تک گیا تھا وہ شخص ، اسے داور راجپوت کی طاقت کا اندازہ نہیں تھا ، بس ایک ٹریلر دکھایا اسے"۔۔۔

تم نے قانون کو اپنے ہاتھوں میں لیا ہے ، تمہیں اپنے جرم کی سزا ملے گی"۔۔۔

"سزا؟ ہاہاہا، تم مجھے سزا نہیں دے سکتے۔ میں تم سے زیادہ طاقتور ہوں۔ "لہجے میں وہی غرور تھا جو اس کی شخصیت کا خاصا تھی۔

"تم غلط فہمی کا شکار ہو، قانون تم سے اوپر ہے۔"

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
For Audio Books Visit Our YouTube Channel
Classic Entertaiment

اے ایس پی نے اس کی آنکھوں میں دیکھ فاتحانہ مسکراہٹ سے کہا ، جس پر داور راجپوت کا قہقہ پورے کمرے میں گونجا

"ہاہاہا !!! قانون؟ قانون ایک مذاق ہے۔ میں قانون کو اپنی جیب میں رکھتا ہوں۔"

پولیس افسر نے ایک گہری سانس لی اور کہا،" تمہیں جلد ہی پتہ چل جائے گا کہ قانون کتنا طاقتور ہے۔"

"میں تمہیں پہلے بھی بتا چکا ہوں کہ میں قانون سے نہیں ڈرتا۔ میں نے ہمیشہ اپنا راستہ خود بنایا ہے۔"

"تمہارا راستہ اب ختم ہو چکا ہے۔ اب تم جیل میں ہو ، اور قانون کے ہاتھ لگ چکے اور مجھے اس بات پر بھی پورا یقین ہے کہ تمہارے ہی بینک میں بلیک منی ٹرانسفر ہوتے ہیں ، اس ثبوت کے ساتھ تمہیں اچھی خاصی سزا دلواوں گا جسٹ ویٹ اینڈ واچ۔۔۔۔

"تم مجھے زیادہ دیر جیل میں نہیں رکھ سکتے۔ میں جلد ہی یہاں سے نکل جاؤں گا۔"

مقابل کی بات پر اس نے سنجیدگی سے کہا لہجے میں تمسخر تھا جب کہ چہرہ سپاٹ۔۔۔

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
For Audio Books Visit Our YouTube Channel
Classic Entertaiment

"دیکھیں گے۔۔۔۔"

پولیس افسر اٹھا اور کمرے سے باہر چلا گیا۔ داور راجپوت ابھی تک مسکرا رہا تھا۔ وہ جانتا تھا کہ وہ کتنا طاقتور ہے۔وہ جلد ہی جیل سے نکل جائے گا۔

🖤😟

شام پانچ بجے جب داور راجپوت کو جیل سے رہا کر دیا گیا۔ وہ جیل سے باہر نکلا تو اپنے سیکرٹری کو خود کا انتظار کرتے پایا۔

"سر، آپ ٹھیک تو ہیں؟

"سیکرٹری) وقار (نے پوچھا۔

"ہاں، میں بالکل ٹھیک ہوں۔ "داور راجپوت نے جواب دیا۔" مجھے معلوم تھا کہ میں جلد ہی یہاں سے نکل جاؤں گا۔"

اس کا رخ اے ایس پی کی جانب تھا۔

"میں نے کہا تھا کہ میں زیادہ دیر قید نہیں رہوں گا ، اور میں نے اپنا وعدہ پورا کیا۔

https://classicurdumaterial.com/

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
For Audio Books Visit Our YouTube Channel
Classic Entertaiment

”آج یہ بات ثابت ہوئی کہ ہمارے ملک کا قانون صرف اس کا ہے جس کے پاس پیسے کی طاقت ہے“۔۔۔۔

"داور راجپوت نے پولیس افسر سے مسکراتے ہوئے کہا جس پر پولیس افسر نے داور راجپوت کو غصے سے دیکھا، لیکن وہ کچھ نہیں کہہ سکا۔

وہ تمسخر سا مسکرایا اور وہاں سے چلا گیا۔

وہ آزاد ہوا تھا۔ داور راجپوت ایک سنگ دل انسان تھا، وہ جانتا تھا کہ قانون کو کس طرح سے استعمال کرنا ہے اسے اپنے دشمنوں کو شکست دینا آتی تھی۔

♥

وہ سپاٹ تاثرات کے ساتھ گھر کے اندر داخل ہوا اور سیدھا اپنے کمرے میں چلا گیا۔اب اس کا رخ باتھ روم کی جانب تھا جہاں شاور لے کر اپنے ذہن کو کچھ سکون پہنچا سکے۔

شاور سے نکلتا ٹھنڈے پانی کی پھوار اسے کچھ سکون پہنچانے کا باعث بنی ، لیکن اس کے دماغ میں ابھی تک وہی شخص گھوم رہا تھا جس نے پولیس کو بلانے کی جرات کی تھی۔

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
For Audio Books Visit Our YouTube Channel
Classic Entertaiment

"تم جو کوئی بھی ہو ، داور کا وعدہ ہے کہ چھوڑے گا نہیں"۔۔۔۔اس سے لہجے میں غراہٹ تھی جب کہ چہرے پر سنجیدگی۔

وہ شاور لے کر باہر نکلا اور آئینے کے سامنے کھڑا ہو کر اپنے بالوں کو سنوارنے لگا۔ اس کی نظر بے ساختہ اپنی پیشانی کی جانب پڑی تو ماضی کی کچھ جھلکیاں اس کے ذہن میں گردش کرنے لگی۔

"تم ایک نالائق اولاد ہو ، کسی کام کے نہیں بالکل اپنی ماں کی طرح"۔۔۔

باپ کے وہ تلخ نفرت بھرے جملے،

ذہن میں گونجے تو اس نے سختی سے آنکھیں بند کر کے کھولیں ، اب ان آنکھوں میں کرب کی جگہ وحشت تھی۔

یہ ایک وسیع و عریض کمرہ تھا، جو جدید طرز پر بنا ہوا تھا۔ کمرے کی دیواروں پر ہلکے رنگ کا وال پیپر اور فرش پر بچھا قیمتی قالین کمرے کی خوبصورتی کو بڑھانے کا باعث بن رہا تھا۔ کمرے میں داخل ہوتے ہی ایک بڑا سا ڈیسک نظر آتا تھا۔ ڈیسک کے پیچھے ایک

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
For Audio Books Visit Our YouTube Channel
Classic Entertaiment

آرام دہ کرسی رکھی ہوئی تھی ، ڈیسک کے سامنے ایک صوفہ اور کچھ کرسیاں رکھی ہوئی تھیں جہاں مہمانوں کے بیٹھنے کا انتظام تھا۔ کمرے میں ایک طرف ایک بڑی سی کتابوں کی الماری تھی جس میں مختلف موضوعات پر کتابیں رکھی ہوئی تھیں۔ الماری کے ساتھ ہی ایک چھوٹا سا ٹیبل رکھا ہوا تھا جس پر لیپ ٹاپ اور کچھ فائلیں رکھی تھیں۔ کمرے میں روشنی کا مناسب انتظام تھا اور ہوا کا گزر بھی کافی اچھا تھا۔

یہ داور راجپوت کا آفس تھا۔ جس میں کبھی کبھار آ کر اس کی شان میں اضافہ کیا کرتا۔

اس مہینے میں وہ دوسری بار آج اس آفس میں موجود تھا۔ ابھی بھی وہ رولنگ چئیر سے ٹیک لگائے جھولے جھولتا کسی گہری سوچ میں محو تھا کہ دروازہ ناک ہونے کی آواز پر سوچوں کے محور سے باہر آیا۔

نظریں سامنے دروازے کی جانب کیں تو سمرینہ ڈرتے ڈرتے اس کے آفس میں داخل ہورہی تھی لیکن سمرینہ کا دل یک دم رک سا گیا ، اس کی ٹانگیں جم کر رہ گئیں تھیں جب اپنے باس کے روپ میں ، داور راجپوت کو دیکھا ، اس کی آنکھوں میں ایک خوف سا نمایاں ہوا۔

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
For Audio Books Visit Our YouTube Channel
Classic Entertaiment

"تمہیں آنے میں اتنی دیر کیوں لگی؟"اس نے کافی سختی سے پوچھا تھا ، داور نے اسے تقریباً دس منٹ پہلے بلایا تھا مگر وہ اب آئی تھی۔

"سوری سر، "سمرینہ نے ہوش میں آتے گھبراتے ہوئے جواب دیا۔

"آئندہ ایسی غلطی نہیں ہونی چاہیے۔ "داور کے سختی سے کہنے پر اس کی آنکھوں میں آنسو آ گئے۔

"یہ لسٹ پکڑیں اور اس کی ساری ڈیٹیلز لا کر دیں ، اور آپ کے پاس صرف بیس منٹ ہیں"۔۔۔

اس کے ہاتھ میں ایک فائل پکڑائی جسے اس نے کانپتے ہاتھوں سے تھاما اور بنا اس کی جانب دیکھے واپس بھاگنے کے انداز میں گئی جب کہ سمرینہ کے اس انداز کو اس نے کافی ناگواری سے دیکھا۔

اسٹوپڈ۔۔۔ "سر جھٹکتے ہوئے کہتے وہ واپس کرسی سے ٹیک لگا گیا"۔

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
For Audio Books Visit Our YouTube Channel
Classic Entertaiment

وہ اپنے کیبن میں آ کر پریشانی کے عالم میں بیٹھی تھی۔ اس کے وہم و گمان میں بھی نہ تھا کہ جسے وہ جیل بھجوا کر آئی تھی وہ ہی اس کا باس ہو گا ، یہاں کے لوگ واقعی سہی کہتے تھے کہ اونر واقعی سڑیل و غصیلے ہیں۔

"اگر انہیں پتہ چل گیا کہ رپورٹ میں نے کروائی تھی تو وہ تو مجھے۔۔۔۔۔

اس سے آگے وہ سوچ نہ سکی۔۔۔ لمبا سانس ہوا میں خارج کیے ایک نظر فائل کو دیکھا اور سر ڈیسک میں ٹکا گئی۔ پریشانی کی وجہ سے اس کے سر میں شدید درد ہونے لگا لیکن اس نے خود کو پر سکون کرنے کی کوشش کی۔

ابھی اسے کام شروع کیے مشکل سے پانچ منٹ گزرے ہوں گے کہ باہر سے شور کی آواز آنے لگی ، جہاں داور راجپوت پورے آفس کو سر پر اٹھائے ہوئے تھا۔

"میں نے منع کیا تھا کہ ابھی کسی کمپنی کا لون اپرو و نہیں کرنا ، پھر میری اجازت کے بغیر کس نے یہ جرت کی"۔۔۔؟

اس کی غصے سے بھری آواز پورے آفس میں گونج رہی تھی ، سمرینہ پریشانی کے عالم میں دل پر ہاتھ رکھتی فوراً باہر آئی۔

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
For Audio Books Visit Our YouTube Channel
Classic Entertaiment

”سر وہ ۔۔۔۔یہ مس سمرینہ نے“۔۔۔ ایک امپلائی کو اپنا نام لیتے دیکھ کر سمرینہ کی سانس حلق میں اٹکی۔

”نہیں۔۔۔۔ داور راجپوت کے لال انگارہ ہوتی آنکھوں سے اپنی جانب دیکھے جانے پر اس نے فوراً نفی میں سر ہلایا۔

داور نے ابرو اچکاتے اب کے رخ اس کی جانب کیے ، جب کہ اس کو اپنی جانب بڑھتے دیکھ کر

سمرینہ خوف سے کانپنے لگی ، ایک تو کل ہوا انہونا حادثہ اوپر سے آج کی ملاقات اور پھر ابھی یہ سب۔۔۔ اس کا ذہن برداشت نہ کر پایا اور پینک ہوتی وہ اچانک بے ہوش ہو کر گر پڑی۔

آفس میل امپلائی کو اس کی جانب بڑھتے دیکھ اس نے ہاتھ کے اشارے سے روک کر خود اس کی جانب بڑھا، سمرینہ کو بے ہوش وجود کو دیکھ اس کے ماتھے پر بل پڑے۔۔۔

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
For Audio Books Visit Our YouTube Channel
Classic Entertaiment

سمرینہ۔۔۔ آہستہ مگر سنجیدگی سے پکارا لیکن بے سود ، آس پاس دیکھا جہاں سب اس ہی کی جانب دیکھ رہے تھے ان سب کو کام پر واپس جانے کا کہتا ایک فی میل اسٹاف کو ساتھ آنے کا بول اسے اٹھاتے اندر کی جانب بڑھ گیا۔

اس کی نرم گرم سانسیں داور کے چہرے سے ٹکرا رہی تھیں اور انجانے میں اس کے دل کی دھڑکنیں بے ترتیب سی ہونے لگیں۔ بے جان دل میں ایک عجب سی حرکت ہونے لگی، ایک عجیب سی کشش، ایک انوکھا احساس جو شائد اس نے پہلے کبھی محسوس نہ کیا تھا۔

"ہوش میں لاؤ اسے"۔۔۔۔۔۔

اس لڑکی کو سنجیدگی سے کہتے خود سیگریٹ سلگائے باہر کی جانب بڑھ گیا۔ جب کہ پیچھے سب آفس میں حیرت کا مجسمہ بنے بیٹھے تھے۔

👀❤

صنم) آفس اسٹاف (نے پانی کے چھینٹے اس کے چہرے پر مارے جس کے باعث آہستہ آہستہ اس کے ہوش بحال ہوئے۔۔۔

https://classicurdumaterial.com/

آنکھیں کھولیں تو سب سے پہلی نظر اوپر چھت کی جانب گئی ، پھر گھومتی گھومتی کمرے اور پھر پاس بیٹھی صنم پر جو پریشانی سے اس ہی کی جانب دیکھ رہی تھی۔

کچھ دیر پہلے کا منظر، وہ خوفناک حادثہ، سب کچھ ایک فلم کی طرح اس کی آنکھوں کے سامنے گھومنے لگا۔وہ گھبراہٹ سے اٹھ بیٹھی۔

سر۔۔۔ سر کہاں ہیں"۔۔۔۔؟؟؟

داور کے بارے میں پوچھتے اس کے چہرے پر ایک عجب سا خوف تھا ، جسے صنم نے نا سمجھی سے دیکھا۔

"وہ تو چلے گئے ہیں"۔۔۔۔۔ اس نے کندھے اچکاتے جواب دیا ، جب کہ اس کی بات سن کر سمرینہ کے چہرے پر اطمینان ابھرا پھر یکدم کھڑی ہوتی وہ پرس اٹھائے آفس سے باہر کی جانب بڑھ گئی ، جب کہ صنم پیچھے اسے پکارتی رہ گئی لیکن وہ سب کو اگنور کیے آفس سے نکل گئی۔

"ایک ہفتہ ہو گیا ہے۔ "وہ بڑبڑایا

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
For Audio Books Visit Our YouTube Channel
Classic Entertaiment

اس کے ہاتھ میں وہسکی کا گلاس تھا جسے ہاتھ میں تھام وہ ٹہل رہا تھا ذہن میں ایک عکس نمایاں تھا۔ اس پری پیکر کا، وہ نہیں جانتا مگر پتہ نہیں کیوں پچھلے ایک ہفتے سے وہ اس کے ذہن پر سوار تھی۔

اس کی وہ سہمی ہوئی آنکھیں۔۔۔۔۔

خوف سے کانپتا ہوا وجود۔۔۔۔

ڈری ہوئی آواز۔۔۔۔۔۔

وہ دلکشی سے ہنسا تھا، سمرینہ الیاس کو یاد کر کے، زندگی میں پہلی بار کسی صنفِ نازک کے احساس کی خوشبو کو اس نے محسوس کیا جو اس کے دل کی دھڑکنوں کو تہہ و بالا کر کے رہ گئی۔

"تم نے کیا کیا سمرینہ؟ اپنے سحر میں مبتلا کر دیا "وہ کھوئے ہوئے لہجے میں بولا

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
For Audio Books Visit Our YouTube Channel
Classic Entertaiment

کیا کسی سے دل لگانے کیلیئے ایک لمحہ کافی ہوتا ہے ؟ ہاں شائد کیونکہ وہ بھی اس ایک لمحے کا اسیر ہو گیا تھا جب سمرینہ الیاس کے وجود نے اس کے بے جان دل کو دھڑکنے کی وقت بخشی تھی۔

"سر، "ایک آواز آئی۔" ایک ضروری اطلاع ہے۔"

اس نے مڑ کر دیکھا۔ اس کا سیکرٹری، ہمیشہ کی طرح، بے تاثر چہرے کے ساتھ کھڑا تھا۔

"کیا بات ہے؟ "اس نے پوچھا۔

"سر، آپ کے خلاف وہ رپورٹ جس نے درج کروائی تھی اس کا پتہ چل گیا ہے"۔۔۔

اس نے ایک سرد نگاہ ڈالی۔" کون ہے؟"

"سمرینہ ۔"

ایک لمحے کے لئے خاموشی چھا گئی۔ پھر ایک تلخ مسکراہٹ اس کے ہونٹوں پر پھیل گئی۔

"سمرینہ ؟ "وہ ہنسا۔۔۔

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
For Audio Books Visit Our YouTube Channel
Classic Entertaiment

وہ اٹھا اور کمرے میں ٹہلنے لگا۔۔۔۔

"اب یہ کام کر ہی دیا ہے تو ان کو انعام دینا تو بنتا ہے"۔۔۔ خیالوں میں اس کے وجود کو سوچتے وہ دلکشی سے مسکرایا۔

♥👀

آج پورے ایک ہفتے بعد وہ آفس میں آیا، لیکن یہاں آکر اس کا موڈ سخت قسم کا خراب ہوا جب اسے معلوم ہوا کہ سمرینہ پچھلے ایک ہفتے سے ہی آفس نہیں آ رہی ہے۔ یہ خبر اس کے قہر کو بڑھانے کیلئے کافی تھی، کچھ دیر پہلے جو آنکھوں میں نرمی تھی اس کی جگہ ابھی سنجیدگی نے لے لی۔ اس کا رخ اب سمرینہ کے گھر کی جانب تھا۔

صبح گیارہ بجے کا وقت تھا جب وہ پر سکون نیند سو رہی تھی۔ پچھلے کچھ دن سے سر درد کے باعث وہ سہی سے سو نہیں پا رہی تھی، اسلئے ابھی دوائی لے کر لیٹی تھی۔ گھر پر کوئی موجود نہ تھا۔ گھر والے سارے کسی رشتے دار کے گھر پر گئے ہوئے تھے جبکہ سر درد کی وجہ سے وہ گھر پر رک گئی۔

https://classicurdumaterial.com/

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
For Audio Books Visit Our YouTube Channel
Classic Entertaiment

ابھی آنکھ لگے مشکل سے دس منٹ ہی گزرے ہوں گے کہ دروازے پر ہوتی مسلسل دستک پر اس کی آنکھ کھل گئی۔ کھلے شلوار سوٹ میں ملبوس ، پٹی سٹائیل میں سر پر باندھا ڈوپٹہ ، ننگے پیر وہ باہر کی جانب چل دی ، اور بے دھیانی میں بنا پوچھے دروازہ کھول گئی اور سامنے موجود شخصیت کو دیکھ اس کی نیند بھک سے اڑھی تھی۔

س ۔۔۔سر" ! داور راجپوت کو اپنی دہلیز پر دیکھ اس کے ہوش ٹھکانے لگے، اس کی آواز حلق میں کہیں اٹک کر رہ گئی، خوف نے ایک بار پھر اسے اپنی لپیٹ میں لیا۔

داور کی آنکھیں سمرینہ پر ہی جمی تھیں۔ ایک لمحے کے لیے وہ خاموش رہا، پھر ایک سرد مسکراہٹ اس کے ہونٹوں پر پھیل گئی۔

"کیا ہوا اندر نہیں بلاؤ گی"۔۔۔؟

سمرینہ نے گھبرا کر ایک قدم پیچھے ہٹایا۔" آپ۔۔۔آپ یہاں کیا کر رہے ہیں؟ ڈر اس کی آنکھوں میں واضح تھا، داور اس کے انداز پر مسکرایا۔

میں تمہیں بتانے آیا ہوں کہ تم نے میرے ساتھ جو کھیل شروع کیا ہے، اس کا انجام کیا ہو گا۔"

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
For Audio Books Visit Our YouTube Channel
Classic Entertaiment

"میں نے کچھ نہیں کیا۔۔۔

کہتے وہ اندر کی جانب بھاگنے لگی مگر اس کی کلائی کو داور نے اپنی گرفت میں کیا۔

"تم نے قانون کا سہارا لیا تھا نا؟ اب دیکھو، قانون میرے ہاتھ میں ہے۔"

جیب میں رکھی بندوق نکال ، اس کی گردن کے قریب کرتے لفظ چباتے ہوئے بولا۔
سمرینہ کی سانسیں اکھڑنے لگیں۔

"مجھے۔۔۔ چھوڑ دو۔۔۔"۔۔ بمشکل اپنے لفظ مکمل کر پائی۔

"تم نے میری انا کو چیلنج کیا تھا۔

اب تمہیں اس کی قیمت چکانی ہو گی۔"

داور نے اپنا ہاتھ ہٹایا۔ اس کی آنکھوں میں آنسوں آنے لگے۔

"یاد رکھنا، یہ صرف شروعات ہے۔ اگلی بار۔۔۔ "وہ رک گیا۔ سگریٹ سلگائی اور دھواں اڑاتے ہوئے جملا مکمل کیا..." اگلی بار شاید تم زندہ بھی نہ رہو ، تم خود اپنی وجہ سے داور راجپوت کی نظروں میں آئی ہو"۔۔۔

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
For Audio Books Visit Our YouTube Channel
Classic Entertaiment

اس کی آنکھوں میں دیکھ شائستگی سے بولا جب کہ ، وہ خوف کی وجہ سے اس کی آنکھوں میں نرم تاثر نہ دیکھ پائی۔

باہر جاتے جاتے وہ واپس مڑا۔۔۔۔۔

"کل سے تم آفس میں نظر آنی چاہیے ہو"، چھوڑنے سے ایک مہینہ پہلے بتانا لازم ہے ورنہ ہرجانہ بھرنے کیلیئے تیار رہو"۔۔۔۔

سنجیدگی سے کہتا وہ باہر کی جانب بڑھ گیا جب کہ وہ سر ہاتھوں میں تھامے وہیں نیچے زمین پر بیٹھ گئی۔

پندرہ دن ہو گئے تھے اسے دوبارہ آفس جوائین کیے ہوئے۔ ان دنوں داور سے سامنا نہ ہونے پر وہ قدرے پر سکون تھی، لیکن گزشتہ رات جو ہوا وہ اس کی زندگی میں ایک نئی الجھن کا باعث بنا۔

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
For Audio Books Visit Our YouTube Channel
Classic Entertaiment

کل داور راجپوت کا رشتہ ، سمرینہ کے لئے آیا تھا جس پر اپنے والدین سے کہہ کر اس نے انکار تو کر دیا تھا لیکن اس کا دل ایک انجانے خوف سے ڈر رہا تھا۔

ابھی وہ ان سب چیزوں کے بارے میں سوچ ہی رہی تھی کہ داور راجپوت غصے سے آفس میں داخل ہوا، اس کی آنکھو غصہ صاف جھلک رہا تھا ، چہرے پر سپاٹ تاثرات تھے۔

"تم نے رشتے سے انکار کیوں کیا؟ "بھویں اچکاتے سختی سے پوچھا۔

میں آپ جیسے سفاک درندے سے شادی نہیں کروں گی، آپ کا اور میرا کوئی جوڑ نہیں " اس نے اپنے لہجے کو قدرے مضبوط رکھتے سنجیدگی سے جواب دیا

"تمہارے پاس تیس دن ہیں، اپنا ذہن تیار کر لو۔ مجھے جواب ہاں میں ہی چاہیے۔ "داور نے سمرینہ کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے کہا۔ اس کی آواز میں ایک عجیب سی سختی تھی، ایک ایسا عزم جو کسی بھی انکار کو کچل دینے کے لیے تیار تھا۔

سمرینہ نے ایک لمحے کے لیے اپنی آنکھیں بند کیں، جیسے وہ اس طوفان کا مقابلہ کرنے کے لیے خود کو تیار کر رہی ہو۔ جب اس نے دوبارہ اپنی آنکھیں کھولیں تو ان میں ایک عزم تھا، ایک ایسی چنگاری جو کسی بھی خوف کو جلا سکتی تھی۔

"میں تمہیں کبھی شادی کے لئے ہاں نہیں کہوں گی، "اس نے کہا، اس کی آواز میں کوئی لرزش نہیں تھی۔

"تم مجھے دھمکی دے سکتے ہو، مجھ پر دباؤ ڈال سکتے ہو، لیکن میں تمہیں کبھی ہاں نہیں کہوں گی۔"

داور نے ایک قدم آگے بڑھایا، اس کا چہرہ غصے سے سرخ ہو رہا تھا۔" تمہیں اندازہ نہیں ہے کہ تم کس سے بات کر رہی ہو، "اس نے کہا۔" میں تمہیں برباد کر دوں گا۔"

"میں تمہیں چیلنج کرتی ہوں، "سمرینہ نے کہا، اس کی آواز میں ایک تلخی تھی۔" تم جو چاہے کر لو، میں تمہیں کبھی ہاں نہیں کہوں گی۔"

داور نے ایک لمحے کے لیے سمرینہ کی آنکھوں میں دیکھا، اور پھر ایک زوردار قہقہ لگایا۔ "تمہیں لگتا ہے کہ تم مجھے ہرا سکتی ہو؟ "اس نے کہا۔" تمہیں بہت جلد پتہ چل جائے گا کہ میں کس چیز کا بنا ہوا ہوں۔"

"میں تمہیں دکھاؤں گی، "سمرینہ نے کہا۔" میں تمہیں دکھاؤں گی کہ ایک عورت کتنی طاقتور ہو سکتی ہے۔"

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
For Audio Books Visit Our YouTube Channel
Classic Entertaiment

داور نے ایک اور قہقہ لگایا، اور پھر وہ مڑ کر چلا گیا۔ سمرینہ وہیں کھڑی رہی، اس کی آنکھیں اس کی پیٹھ پر جمی ہوئی تھیں۔ وہ جانتی تھی کہ یہ ایک جنگ تھی، اور وہ اس جنگ کو جیتنے کے لیے تیار تھی۔

سمرینہ سوچ میں پڑ گئی کہ اب کیا ہو گا؟ کیا وہ داور کے سامنے جھک جائے گی؟ یا پھر وہ اپنی زندگی کا فیصلہ خود کرے گی؟

سارا دن سمرینہ اسی سوچ میں گم رہی۔ داور کے الفاظ اس کے کانوں میں گونج رہے تھے۔ وہ سمجھ نہیں پا رہی تھی کہ کیا کرے۔ ایک طرف داور کا غصہ تھا تو دوسری طرف اس کی اپنی عزت نفس۔ وہ کسی ایسے شخص سے شادی نہیں کرنا چاہتی تھی جو اس کی مرضی کے خلاف ہو۔

بیس دن بعد۔۔۔۔

ایک شام سمرینہ بینک سے واپسی جا رہی تھی، سورج ڈھل رہا تھا اور نارنجی رنگ آسمان پر پھیل رہا تھا۔ ہلکی ہلکی ہوا چل رہی تھی اور سمرینہ اپنے ہی خیالوں میں کھوئی تھی۔ ذہن

مختلف سوچوں میں گھرا ہوا تھا۔ دل میں ایک بے چینی سی پیدا ہو رہی تھی مگر اس نے اپنا وہم سمجھ کر جھٹک دیا، اور من ہی من خود کو پر سکون کرتی آگے بڑتی جا رہی تھی، لیکن اسے کیا معلوم تھا کہ تقدیر نے اس کے لیے کچھ اور ہی منصوبہ بنا رکھا ہے۔

وہ ابھی بینک سے کچھ دور ہی گئی تھی کہ ایک موٹر سائیکل اس کے قریب سے گزری۔موٹر سائیکل پر دو لوگ سوار تھے۔ سمرینہ نے ان پر کوئی خاص توجہ نہ دی، وہ اپنے ہی خیالوں میں گم تھی، لیکن اس سے پہلے کہ وہ کچھ سمجھ پاتی، پیچھے بیٹھے شخص نے ایک بوتل نکالی اور سمرینہ کے چہرے پر تیزاب پھینک دیا۔

سمرینہ کی دلخراش چیخ ہوا میں گونجی اس کا چہرہ جل رہا تھا، ایسا لگ رہا تھا جیسے کسی نے گرم لوہا اس پر رکھ دیا ہو۔ وہ تڑپ رہی تھی، درد سے اس کی آنکھیں بند ہو گئی تھیں۔ اس نے اپنے ہاتھوں سے اپنا چہرہ ڈھانپنے کی کوشش کی، لیکن تب تک بہت دیر ہو چکی تھی۔ تیزاب اس کے آدھے چہرے کو جھلسا چکا تھا۔

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
For Audio Books Visit Our YouTube Channel
Classic Entertaiment

موٹر سائیکل سوار فوراً وہاں سے فرار ہو گئے۔ سمرینہ سڑک پر گری تڑپ رہی تھی۔ لوگ جمع ہو گئے، لیکن کوئی بھی اس کی مدد کرنے کی ہمت نہیں کر رہا تھا۔ ہر کوئی خوفزدہ تھا، ہر کسی کی آنکھوں میں حیرت اور خوف تھا۔

کچھ دیر بعد پولیس آئی اور سمرینہ کو ہسپتال لے جایا گیا، جہاں اسے طبی امداد دی گئی۔ جس سے اس کی تکلیف میں کچھ حد تک کمی آئی لیکن نشان ہمیشہ کیلیئے اس کا مقدر بن کر رہ گئے۔

🖤😟

"کام ہو گیا سر، "وہ شخص داور سے مخاطب ہوا جس نے سمرینہ پر تیزاب پھینکا تھا۔ داور کے چہرے پر ایک آسودگی بھری مسکراہٹ پھیل گئی۔ اس نے ایک گہرا سانس لیا اور کرسی پر بیٹھ گیا۔

"اچھا۔۔۔، "داور نے کہا۔" اب تم جا سکتے ہو۔"

وہ شخص جانے کے لیے مڑا ہی تھا کہ داور نے اسے روکا۔

"ایک منٹ، "اس نے کہا۔" تمہیں تمہارا انعام تو ملنا چاہیے۔"خطرناک تاثرات کے ساتھ چہرے پر مسکان سجائے کہتا وہ چلتا ہوا اس کی جانب آیا جو انعام ملنے کی وجہ سے کافی خوش نظر آرہا تھا۔

داور راجپوت نے اپنے جیب سے گن نکالی۔۔۔

"میرے ہی کہنے پر سہی ، لیکن تمہارے ہاتھوں سے میری محبت کے چہرے کی خوبصورتی چھینی گئی ہے"۔۔۔۔ وہ یاسیت بھرے انداز میں بولا آج اس کے لہجے میں ایک کرب تھا۔

"اس کو تکلیف ہوئی ہو گی، وہ تڑپی ہو گی۔

آنکھوں کو بند کرتے خود کو پر سکون کرنا چاہا لیکن ناکام رہا۔۔۔

"میں اسے درد نہیں دینا چاہتا تھا لیکن میں اسے کھونے سے ڈرتا ہوں، وہ مجھے بغیر حسن کے تو منظور ہے لیکن کسی اور کی دسترس میں نہیں"۔

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
For Audio Books Visit Our YouTube Channel
Classic Entertaiment

”تم وہ واحد زریعہ بنے جو یہ کام کر سکے جس کی تمہیں ایک موٹی قیمت ادا کی گئی ، لیکن اس نے جو تکلیف سہی ہے اس کی قیمت تم چکاؤ گے“۔۔۔۔۔ اب کی بار اس کے لہجے میں ایک وحشت تھی ، سامنے موجود شخص کی آنکھوں میں خوف ابھرا۔۔۔۔

وہ شخص منتیں کرنے لگا۔" مجھے چھوڑ دو، "اس نے کہا۔" میں نے سب آپ کے کہنے پر کیا، میرے چھوٹے چھوٹے بچے ہیں۔۔۔

داور ہنسا۔" یہ تمہاری سزا ہے۔ "اور ہاں تم فکر نہ کرو تمہارے بچوں کو یتیموں والی زندگی گزارنے نہیں دوں گا۔

داور نے بندوق اس شخص کے گلے پر رکھ کر چلائی۔۔۔ ”مجھے معاف کر دو میں مجبور ہوں۔

داور راجپوت ایک معمہ تھا۔ وہ ایک ایسا شخص تھا جس کے بارے میں کوئی کچھ نہیں جانتا تھا۔ اور یہی بات اسے اور بھی خطرناک بناتی تھی۔

https://classicurdumaterial.com/

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
For Audio Books Visit Our YouTube Channel
Classic Entertaiment

داور نے چھ کی چھ گولیاں اس کے وجود کے آر پار کر دیں۔۔۔" تمہیں اب تک کی آسان موت دی ہے"۔ اس شخص کے خون میں لت پت وجود کے پاس پنجوں کے بل بیٹھ کر سرد تاثرات سے بولا

"تم میری محبت کے مجرم تھے"۔۔۔۔

داور نے ایک گہرا سانس لیا اور کمرے سے باہر نکل گیا۔اس کے چہرے پر ایک اطمینان بھری مسکراہٹ تھی۔

وقار اس کی لاش کو باعزت طریقے سے گھر پہنچاؤ ، جنازے کا انتظام کراؤ۔۔۔ بس خبر یہ آنی چاہیے کہ اس کی لاش راستے میں اس ہی حالت میں برآمد ہوئی ، بس پوسٹ مارٹم وغیرہ رکوا لینا۔

وقار کو سنجیدہ لہجے میں سمجھاتے وہ اوپر کی جانب بڑھ گیا۔

🖤😣

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
For Audio Books Visit Our YouTube Channel
Classic Entertaiment

سمرینہ کی زندگی ایک لمحے میں بدل گئی۔ وہ خوبصورت اور خوش گوار زندگی گزار رہی تھی، لیکن اس واقعے نے اس کی زندگی کو مکمل طور پر تباہ کر دیا۔ اس کا اعتماد ٹوٹ گیا، وہ دنیا سے ڈرنے لگی۔ اس نے خود کو ایک کمرے میں بند کر لیا، اور کسی سے ملنا جلنا چھوڑ دیا۔

کچھ دن بعد، سمرینہ ہسپتال سے گھر واپس آ گئی۔ لیکن وہ اب وہ سمرینہ نہیں رہی تھی جو کچھ دن پہلے تھی۔ وہ ایک ٹوٹا ہوا وجود بن چکی تھی۔ اس کا چہرہ بری طرح جھلسا ہوا تھا، اور اس کے دل میں ایک گہرا زخم تھا۔ وہ ہر وقت آئینے میں اپنا چہرہ دیکھتی رہتی تھی، اور پھر پھوٹ پھوٹ کر روتی تھی۔

اس کے گھر والے اس کی حالت دیکھ کر بہت پریشان تھے۔ وہ اسے ہر طرح سے حوصلہ دینے کی کوشش کر رہے تھے، لیکن سمرینہ کسی کی بات سننے کو تیار نہیں تھی۔ وہ اپنی دنیا میں کھوئی ہوئی تھی، اور اسے لگتا تھا کہ اب اس کی زندگی ختم ہو گئی ہے۔

آج بھی وہ اداسی بھرے عالم میں ایسے ہی بیٹھی اپنی ہی سوچوں میں گم تھی کہ اس کی والدہ اندر روم میں آئیں اور داور راجپوت کے آنے کی اطلاع دی، یہاں اس کا سانس

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
For Audio Books Visit Our YouTube Channel
Classic Entertaiment

سینے میں اٹکا تھا۔ اس میں خود اعتمادی کی کمی زور پکڑے ہوئے تھی کہ وہ اس صورت کے ساتھ اس کے سامنے کیسے جائے گی۔۔۔۔

جس حسن پر اسے غرور تھا،

اسے کم تر ظاہر کروایا تھا کہ وہ اس جیسے انسان کے ساتھ شادی نہیں کرے گی،

لیکن آج وہ خود اس موڑ پر کھڑی تھی ، اس کا دل چاہا کہ وہ پھوٹ پھوٹ کر رو دے۔

آنکھوں میں جھلکتی نمی کو پرے دھکیل ، سائیڈ پر رکھا ڈوپٹہ اٹھائے چہرے کو آدھا ڈھانپا اور لانچ کی جانب چل دی۔

اب منظر کچھ یوں تھا کہ ایک صوفے پر وہ ، اور سامنے والے پر داور راجپوت اپنی بھرپور وجاہت کے ساتھ کروفر سے بیٹھا تھا۔

"کیا جواب ہے تمہارا کا"۔۔۔؟ داور کے سوال پر اس کے گلے میں آنسوں اٹکے۔

"کیا میں اس حال میں آپ کو قبول ہوں، تو مجھے کوئی اعتراض نہیں"۔۔۔ زکام زدہ آواز میں کہتی اپنے چہرے پر سے وہ آدھا ڈوپٹہ ہٹا دیا۔

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
For Audio Books Visit Our YouTube Channel
Classic Entertaiment

یہاں ، داور راجپوت کے دل میں ایک کسک سی اٹھی ، اس کی آنکھوں میں ایک تکلیف دہ تاثر ابھرا اس کے حسین چہرے کی ایسی حالت دیکھ لیکن اگلے ہی لمحے وہ خود کو سنبھال گیا۔

"کل نکاح ہے ، تیار رہنا ، اس سے زیادہ وقت نہیں دے سکتا"۔۔۔۔ بنا تاثر کے کہتا وہ یکدم کھڑا ہوا اور سائیڈ پر رکھی لوڈڈ پستول واپس جیب میں ڈالی۔

"یہ ک۔۔ک۔۔کس لئے"۔۔۔۔؟؟ اس کے ہاتھوں میں بندوق دیکھ وہ حیرانی و خوف سے بولی۔

"اگر آج بھی تمہارا جواب انکار میں ہوتا تو ، مجبوراً اپنی محبت کو اپنے ہاتھوں سے جنت میں بھیجنا پڑتا ، اور یہاں مجھے ثواب کمانے کا موقع مل جاتا ، مگر پتہ نہیں تمہاری میری قسمت اچھی ہے یا تمہاری بری ہے۔

آنکھ ونک کہا۔۔۔ ، آنٹی ابھی جا رہا ہوں کل اسے تیار رکھیے گا شریفی طریقے سے اپنی دلہن بنا کر کے کر جاؤں گا۔

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
For Audio Books Visit Our YouTube Channel
Classic Entertaiment

اندر کمرے میں چائے لے کر آتی ، اس کی والدہ سے کہتا وہ باہر کی جانب بڑھ گیا جب کہ وہ نا سمجھی کے عالم میں کبھی ، اسے دیکھ رہی تھیں تو کبھی اپنی بیٹی کو۔

اس کے جانے کے بعد ، سمرینہ نے اپنی والدہ کو داور کے آنے کا مقصد بتایا جس پر انہیں سمجھ نہ آیا کہ وہ کیا کہیں ، اپنی بیٹی کی حالت دیکھ وہ مجبور ہو رہی تھیں اس کی شادی داور سے کروانے پر ، اس کے والد کو تو کوئی اعتراض نہیں تھا۔ سمرینہ کے ساتھ جو حادثہ ہو چکا اس کے بعد ان کی بیٹی کی شادی ہو رہی تھی یہی ان نے غنیمت جانا۔۔۔۔۔

آج اس کا نکاح تھا سادگی سے۔۔۔

وہ آئینے کے سامنے کھڑی تھی ، آدھا جھلسا چہرہ ، آدھے کے نقوش اس قدر دلکش ، بناؤ سنگھار کہ وہ پہلی ایسی دلہن تھی۔

"امی جب میری شادی ہو گی ، تب میں کاشی بیوٹی پارلر سے تیار ہوں گی"۔۔۔ ماضی میں کہے اپنے ہی لفظ ذہن میں گردش کیے۔

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
For Audio Books Visit Our YouTube Channel
Classic Entertaiment

"میں شادی پر ایسا تیار ہوں گی کہ دنیا کی تمام دلہنوں کا ریکارڈ ٹوٹ جائے گا"۔۔۔ ایک اور کہا گیا جملا پھر سے ذہن میں لہرایا تو ایک بے مول موتی آنکھ سے ٹوٹ کر چہرے پر گرا۔

عکس ہے دھندلا آئینے میں، چہرہ کتابِ غم ہے

کہیں خوشی کے نغمے، کہیں آنکھیں نم ہے

)سارہ عروج(

آنسوں پونچھ پر وہ کھڑی ہوئی۔ ایک نظر آئینے میں دیکھتی اپنا چہرہ گھنگھٹ سے ڈھانپا۔۔۔

کچھ ہی دیر میں وہ داور راجپوت کے نکاح میں سونپ دی گئی۔ اس کے دل میں کوئی جذبہ نہیں تھا۔ ایک احساس سے عاری وجود ، وہ خود کو اب داور راجپوت کے سامنے کم تر محسوس کر رہی تھی۔ اس کے بر عکس جہاں وہ سمرینہ کو اپنے نکاح میں آتے دیکھ خوش تھا وہیں دوسری طرف اس کے دل میں اس کی حالت کو محسوس کرتے ایک بے چینی سی تھی۔ ایک طرح سے وہ اس کی خود اعتمادی و خوشیوں کا قاتل تھا لیکن اس نے سوچ لیا تھا کہ وہ سب ٹھیک کر دے گا، لیکن بعض دفا جیسا ہم سوچتے ہیں ویسا ہوتا نہیں ہے۔

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
For Audio Books Visit Our YouTube Channel
Classic Entertaiment

جس سادگی سے اس کا نکاح ہوا تھا ، اسی سادگی سے رخصتی طے پائی گئی ، زیادہ کوئی مہمان شامل نہ تھے۔ محلے کے کچھ لوگ اور گھر کے ہی افراد شامل تھے۔ سادگی سے وہ داور راجپوت کی دسترس میں سونپ دی گئی۔

#کمرے کی دیواروں پر لگی تصاویر مدھم روشنی میں دھندلی سی نظر آ رہی تھی۔ سمرینہ آئینے کے سامنے بیٹھی خود کو دیکھ رہی تھی۔آئینے میں نظر آنے والا عکس اس کا نہیں، کسی اور کا ہے۔ ایک اجنبی کا، جس کے چہرے پر تیزاب کے نشان ہیں۔ جلد کھردری اور بے رنگ ہو گئی تھی۔ آنکھیں، جن میں کبھی چمک تھی، اب خوف اور اداسی سے بھری تھیں۔ وہ اپنا چہرہ اپنے ہاتھوں سے ڈھانپ گئی۔

"یہ میں کیا ہو گئی ہوں"۔۔۔۔

وہ پھوٹ پھوٹ کر رونے لگی۔ اس کے کندھے لرز رہے ہیں۔ ایک ٹیس اس کے دل سے اٹھی، جیسے کوئی کانٹا چبھو رہا ہو۔

یا خدا۔۔۔یہ کیا ہوا میرے ساتھ؟ میں نے کسی کا کیا بگاڑا تھا؟ میں تو ہمیشہ سب کے ساتھ اچھا کرتی تھی۔ پھر میرے ساتھ ایسا کیوں ہوا؟

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
For Audio Books Visit Our YouTube Channel
Classic Entertaiment

ہچکیوں کی صورت روتی ہوئی بولی ، پھر یکدم دوبارہ وہ آئینے میں اپنا عکس دیکھنے لگی، ایک لمحے کے لیے خاموش ہوئی، جیسے اپنے آپ کو پہچاننے کی کوشش کر رہی ہو۔ پھر سر جھکائے دوبارہ پھوٹ پھوٹ کر رو دی۔۔۔

اس کے آنسو چہرے پر لگے تیزاب کے نشانوں پر گر رہے تھے۔

اس نے کمرے کو دیکھا جو گلاب اور پتیوں سے بہت شاندار طریقے سے سجایا گیا تھا، لیکن اس کا دل ، اس کی روح اس کا کیا ؟؟

نہیں۔۔۔۔یہ سچ نہیں ہو سکتا۔ یہ ایک خواب ہے۔ ایک برا خواب۔ میں ابھی جاگ جاؤں گی۔

وہ اپنی آنکھیں بند کرتی، کھولنے کی کوشش کرتی بولی، جیسے کسی خواب سے جاگ رہی ہو۔ لیکن جب اس نے دوبارہ آنکھیں کھولیں تو آئینے میں وہی بھیانک عکس تھا۔

نہیں !یہ سچ ہی ہے میری زندگی کا بھیانک

سچ ، جو کبھی نہیں بدلے گا، میں اب کبھی

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
For Audio Books Visit Our YouTube Channel
Classic Entertaiment

پہلے جیسی نہیں ہو سکتی ، میری زندگی برباد

ہو گئی ہے“۔۔۔

وہ پاگلوں کی سی کیفیت میں چیخ رہی تھی۔ اس کی چیخیں کمرے کی خاموشی کو چیرتی ہوئی باہر جا رہی تھیں۔ ایک درد بھری خاموشی کمرے پر طاری ہو گئی، اس کی چیخیں کمرے کے باہر موجود داور کا دل کو چیرنے لگیں ، لیکن وہ خود غرض بن گیا اور خود کو کمپوز کرتے اندر داخل ہوا۔

سمرینہ۔۔ سنبھالو خود کو“ ۔۔۔ اس کو پر سکون کرتے اپنے گلے سے لگانا چاہا لیکن وہ اسے جھٹکتی پیچھے ہوئی۔

”نہیں دور رہو تم بھی مجھ سے , یہ سب تمہاری وجہ سے ہوا ہے“۔۔۔۔

وہ پاگلوں کی سی کیفیت میں چیخ رہی تھی۔

"سمرینہ۔۔ سنبھالو خود کو۔ "اس نے کہا، اس کی آواز میں ایک نرمی تھی۔ وہ اسے پرسکون کرتے اپنے گلے سے لگانا چاہتا تھا، لیکن وہ اسے جھٹک کر پیچھے ہٹ گئی۔

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
For Audio Books Visit Our YouTube Channel
Classic Entertaiment

"نہیں، دور رہو تم بھی مجھ سے۔ یہ سب تمہاری وجہ سے ہوا ہے۔" وہ چیخ رہی تھی، چلا رہی تھی، جیسے اپنے حواسوں میں نہ ہو۔ اس کی آخری بات پر داور راجپوت نے تڑپ کر اسے دیکھا اور فوراً سینے میں بھینچا، جیسے کہیں سچ کھل جانے کا ڈر ہو۔ جب کہ وہ اپنے ہی مجرم کے سینے سے لگتی پھوٹ پھوٹ کر روتی، اپنا غم غلط کرتی رہی۔

داور نے اسے مضبوطی سے تھامے رکھا۔ وہ جانتا تھا کہ وہ کیا کر رہا ہے۔ وہ جانتا تھا کہ اس نے سمرینہ کی زندگی تباہ کر دی ہے۔ لیکن وہ اسے کھونا نہیں چاہتا تھا۔ وہ اس سے محبت کرتا تھا۔ اور وہ کسی بھی قیمت پر اسے حاصل کرنا چاہتا تھا۔ وہ محبت میں خود غرض بن گیا تھا۔

"میں تمہیں ٹھیک کر دوں گا، "اس نے کہا۔

"میں تمہیں پہلے سے بھی زیادہ خوبصورت بنا دوں گا ، اپنی محبت و دیوانگی سے۔

سمرینہ نے اس کی طرف دیکھا۔

اس کی آنکھوں میں ناامیدی تھی۔

"تم مجھے کبھی ٹھیک نہیں کر سکتے۔ "

داور نے اس کے ہونٹوں پر انگلی رکھی۔

"ایسا مت کہو ، تم میرے لئے بہت خاص ہو۔۔۔۔

اس نے سمرینہ کو نرمی سے بانہوں میں اٹھایا اور بیڈ پر لٹایا۔ اس کے بالوں میں نرمی سے ہاتھ پھیرنے لگا، داور راجپوت کی آنکھوں میں نرمی بھرا انداز آج وہ پہلی بار دیکھ رہی تھی۔ اسے کہیں سے بھی وہ داور نہ لگا جو سفاک ہے۔۔۔۔

"میں تم سے محبت کرتا ہوں۔۔۔ "

تم میری زندگی کا وہ خواب ہو جسے میں کبھی ٹوٹنے نہیں دینا چاہتا"۔۔۔۔ اس نے اپنائیت سے کہا جب کہ وہ آنکھیں موندے گئی تھی بنا کوئی تاثر دیے۔

کچھ دن خاموشی سے گزر گئے۔ سمرینہ اب بھی اسی کیفیت میں تھی، لیکن اس نے داور کے سامنے کچھ ظاہر نہیں کیا۔ وہ جانتی تھی کہ وہ ایک سفاک شخص ہے۔ بے شک اس

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
For Audio Books Visit Our YouTube Channel
Classic Entertaiment

سے نرمی برتتا تھا لیکن پھر بھی وہ اس سے ڈرتی تھی۔ ایک پیچیدہ سی کیفیت تھی جس میں وہ پھنسی کر رہ گئی۔

داور نے سمرینہ کو ہر طرح سے خوش رکھنے کی کوشش کی۔ وہ اسے تحفے دیتا تھا، اسے گھمانے پھرانے باہر لے جاتا تھا، اور اس کی ہر بات مانتا تھا۔ لیکن سمرینہ کے دل میں ایک خلا تھا۔ وہ جانتی تھی کہ وہ کبھی بھی پہلے جیسی نہیں ہو سکتی۔ ایک طرح کی احساسِ کمتری تھی جو اسے اندر ہی اندر کھائے جا رہی تھی۔

سمرینہ کی خاموشی داور کے لیے ایک معمہ بن گئی تھی۔ وہ سمجھ نہیں پا رہا تھا کہ آخر اس کے دل میں کیا چل رہا ہے۔ ایک رات، جب وہ دونوں ڈنر پر بیٹھے تھے، داور نے سمرینہ سے پوچھا:

"سمرینہ، کیا بات ہے؟ تم کچھ دنوں سے بہت خاموش اور اداس لگ رہی ہو۔ کیا میں نے کچھ غلط کیا ہے؟"

سمرینہ نے ایک لمبی سانس لی اور کہا،" ایسی کوئی بات نہیں ہے۔ میں بالکل ٹھیک ہوں۔"

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
For Audio Books Visit Our YouTube Channel
Classic Entertaiment

"نہیں، تم ٹھیک نہیں ہو۔ مجھے بتاؤ کیا ہوا ہے۔" داور نے اصرار کیا، داور کے سوال پر اس کی آنکھوں سے آنسو بہنے لگے، وہ بنا کچھ کہے اٹھ کر اوپر کمرے کی جانب چل دی۔

جب کہ پیچھے موجود اس کا دل بھی کھانے سے اچاٹ ہو گیا۔ ڈیم اٹ۔۔۔ !! ایک مکا ٹیبل پر مارے کرسی کو ٹھوکر رسید کیے باہر کی جانب چل دیا۔ وہ چاہتا تو اس کا علاج کروا سکتا تھا لیکن اس کی محبت اسے خود غرض بنا رہی تھی۔

اس کی انا گوارا نہیں کر رہی تھی کہ وہ اس کا علاج کروائے، دل ڈر رہا تھا کہ کہیں وہ اس کو چھوڑ کر چلی نہ جائے۔

♛♥

آج اتوار کا دن تھا۔ داور اسے باہر لے آیا تا کہ وہ خود کو ترو تازہ محسوس کر سکے۔ جب سے وہ اس کے نکاح میں آئی تھی، داور راجپوت کی زندگی کا مقصد بدل کر رہ گیا تھا۔ وہ زیادہ تر وقت اس کے ساتھ گزارنے کی کوشش کرتا، اسے خوش رکھنے کی ہر ممکن کوشش کرتا۔

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
For Audio Books Visit Our YouTube Channel
Classic Entertaiment

آج بھی اسے لئے وہ، باغ کے ایک ایسے حصے میں لے آیا جہاں ایک چھوٹا سا آبشار تھا۔ پانی پتھروں سے ٹکرا کر ایک سریلی آواز پیدا کر رہا تھا۔ شام کا وقت تھا اور آسمان پر ستارے چمک رہے تھے۔

داور نے سمرینہ کو ایک پتھر پر بیٹھنے کے لئے کہا اور خود اس کے ساتھ بیٹھ گیا۔ سمرینہ نے اپنا سر داور کے کندھے پر رکھا اور دونوں خاموشی سے آبشار کی آواز سننے لگے۔

کچھ دیر بعد، داور نے سمرینہ کا ہاتھ تھاما اور نرمی سے کہا،

"سمرینہ، کیا تم جانتی ہو کہ میں تم سے کتنی محبت کرتا ہوں؟ سمرینہ نے داور کی آنکھوں میں دیکھا اور کہا،" میں جانتی ہوں، داور"۔۔۔

نرمی سے مسکرا کر بولی جب کہ داور نے دل میں کئی بال اس کی مسکراہٹ کی نظر اتاری۔

"کیا تم مجھ سے محبت نہیں کرتی"۔۔۔؟؟ ایک انجانا سا سوال کیا گیا۔

"تم مجھے اچھے لگنے لگے ہو ، اتنے برے نہیں ہو"

ہاہاہا۔۔۔ " میں بہت برا ہوں ، سمرینہ بس تمہارے معاملے میں نرمی برت جاتا ہوں ، لیکن کہیں جگہ پر تمہارے معاملے میں بھی خود غرض ہوں"۔۔۔

نرمی سے کہتے آخر میں اس کا لہجہ سپاٹ ہوا لیکن پھر وہ مسکرا دیا۔

داور نے سمرینہ کے چہرے کو اپنے ہاتھوں میں لیا اور محبت سے لبریز آواز میں بولا

"تم بہت خوبصورت ہو سمرینہ۔

تمہاری روح بھی اتنی ہی خوبصورت ہے۔

داور نے سمرینہ کے ماتھے پر بوسہ دیا۔۔۔۔

"میں چاہتا ہوں کہ ہم ہمیشہ ایسے ہی رہیں۔"

ہمم۔۔۔۔ میں بھی" یاسیت سے کہتی وہ آنکھیں موند گئی۔دونوں کچھ دیر خاموش بیٹھے رہے اور ایک دوسرے کی بانہوں میں کھوئے رہے۔ پھر داور نے سمرینہ سے کہا،" چلو، اب گھر چلتے ہیں۔

https://classicurdumaterial.com/

جس پر سر اثبات میں ہلاتے ، سمرینہ نے داور کا ہاتھ تھاما اور دونوں مسکراتے ہوئے گھر کی طرف چل پڑے۔ دور کہیں قسمت نے ان کی مسکراہٹ کو آسودگی سے دیکھا۔

❤️👀

ایک ہفتے بعد۔۔۔۔

دوپہر کا وقت تھا جب سمرینہ کیچن سے کھانا بنا کر نکل رہی تھی کہ ڈرائینگ روم سے گزرتے ہوئے اس کے کانوں میں داور کی بھیانک آواز گونجی،

"ایک کروڑ روپے"۔۔۔۔؟؟

"ٹھیک ہے میں دینے کو تیار ہوں مگر تم میری بیوی کو کچھ نہیں بتاؤ گے"۔۔۔۔ داور کے چہرے پر کوئی تاثر نہیں تھا وہ فون پر کسی سے بات کر رہا تھا جبکہ وہ اس کی باتیں سننے لگی۔

"آج رات بارہ بجے تم بیسمنٹ میں ملو مجھے"۔

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
For Audio Books Visit Our YouTube Channel
Classic Entertaiment

کہتے وہ فون بند کر گیا ، جب کہ سمرینہ کو سمجھ نہ آیا کہ وہ کسی کو رات کے وقت بیسمنٹ میں کیوں بلا رہا ہے۔ پورا دن اسی سوچ میں گزرا کہ ایسی کون سی بات ہو گی ، جو اس سے چھپائی جا رہی ہے۔ ذہن میں کئی طرح کے خیال گردش کرنے لگے۔

رات گئے جب داور بیسمنٹ کی جانب بڑھا تو وہ بھی آہستگی سے اس کے پیچھے پیچھے روانہ ہوئی۔ اگر وہ جانتی کہ یہ راز اس کی زندگی کو تہہ و بالا کر کے رکھ دے گا تو وہ کبھی بھی نہ جاتی کیونکہ آج ایک بھیانک راز سے پردہ فاش ہونے والا تھا۔

سمرینہ دبے پیروں بیسمنٹ کی طرف روانہ ہو رہی تھی۔ وہ داور کو اس شخص سے ملتے ہوئے دیکھنا چاہتی تھی جس سے وہ فون پر بات کر رہا تھا۔

بیسمنٹ میں، داور اور وہ شخص باتوں میں مصروف تھے۔ سمرینہ نے ایک کونے میں چھپ کر ان کی باتیں سننا شروع کر دیں۔

”یہ لو تمہارے پیسے اور آج سے ہمارا کوئی تعلق نہیں تم میری بیوی کو کچھ نہیں بتاؤ گے“۔۔۔

داور تھوڑا کٹھور پن سے بولا جب کہ وہ شخص اتنے سارے پیسے دیکھ کر باغ باغ ہو گیا۔

"ہاں فکر نہیں کریں، آپ کا راز راز ہی رہے گا"۔۔۔

"کیا گرینٹی ہے"۔۔۔۔؟ داور نے بھویں اچکاتے پوچھا جس پر وہ شخص مسکرا دیا۔

"راشد کبھی کسی سے جھوٹے وعدے نہیں کرتا"۔

داور کی آنکھوں میں دیکھتے کہا جس پر وہ طنزیہ ہنس دیا ساتھ اس نے اپنی جیب سے ایک پستول نکالی اور اس شخص پر تان دی جس پر وہ حواس باختہ ہو گیا ہاتھ میں موجود پیسوں بھرا بھیگ زمین پر جا گرا۔۔۔

"یہ تم۔۔۔ کیا کر رہے ہو"۔۔۔؟؟ وہ آدمی شاک میں تھا جس پر داور نے سائیڈ اسمائل پاس کرتے اس کی آنکھوں میں دیکھ سفاکیت سے کہا

"تمہیں مرنا ہو گا"۔۔۔ اس کی آنکھوں میں وحشت تھی جس سے راشد کو خوف آنے لگا۔

"ت۔۔تم ایسا نہیں کر سکتے"۔۔۔ اس کی آنکھوں میں خوف تھا مر جانے کا ، داور نے اس خوف کو دیکھتے قہقہ لگایا پورے بیسمنٹ میں اس کی آواز گونجنے لگی۔

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
For Audio Books Visit Our YouTube Channel
Classic Entertaiment

”میں بالکل ایسا کر سکتا ہوں، اور اس کا مجھے کوئی افسوس نہیں ہو گا, خود سوچو جب میں اپنی محبوبہ کے چہرے پر تیزاب پھینکوا سکتا ہوں تو تمہارے ساتھ تو اس سے بھی برا کر گزرنے کی صلاحیت رکھتا ہوں“۔۔۔ اس کے لہجے میں آگ کی سی تپش تھی۔

دیوار کی اوٹ میں چھپی سمرینہ کے پیروں تلے زمین کھینچی تھی۔ جب داور راجپوت کے تلخ جملے ، بھیانک سچ بن کر اس کے کانوں سے ٹکرائے۔ اس کو اپنا سانس سینے میں اٹکتا محسوس ہونے لگا۔

اس شخص نے داور کو روکنے کی کوشش کی لیکن داور نے بنا کوئی موقع دیے گولی چلا دی۔ وہ شخص زمین پر گر پڑا۔

سمرینہ اپنی آنکھیں بند کر گئی۔ وہ اس خوفناک منظر کو نہیں دیکھنا چاہتی تھی۔

داور نے پستول کو واپس اپنی جیب میں ڈالا اور اس شخص کی لاش کو دیکھنے لگا۔

"میں نے تمہیں پیسوں کے لیے نہیں مارا، "داور نے کہا۔" میں نے تمہیں اس لیے مارا کہ تم نے مجھے دھوکہ دیا تھا، اور دھوکہ دینے والوں سے داور راجپوت کو شدید نفرت ہے۔

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
For Audio Books Visit Our YouTube Channel
Classic Entertaiment

سمرینہ ابھی تک کونے میں چھپی، ڈر کے مارے کانپ رہی تھی۔ اس نے خوف کے عالم میں اس شخص کی لاش کو دیکھا، جو خون میں لت پت تھا۔

سمرینہ کو ابھی تک یقین نہیں آ رہا تھا کہ اس نے کیا دیکھا ہے۔ وہ بھاگتے ہوئے اپنے کمرے میں گئی اور دروازہ بند کر لیا۔ وہ بستر پر گر پڑی اور پھوٹ پھوٹ کر رونے لگی۔

کال کوٹھری کے چھوٹے سے واش روم میں داور نے شاور کھولا۔ پانی کی تیز دھار اس کے جسم سے ٹکرائی تو ماضی کے دریچوں سے کچھ جھانکنے لگا۔ وہ دن یاد آئے جب باپ کی نفرت نے اس کے وجود کو جھلایا تھا۔

داور کی ماں ایک خوبصورت اور نرم دل عورت تھی۔ باپ ایک ظالم اور خود غرض شخص تھا۔ وہ اکثر ماں کو مارتا پیٹتا تھا اور داور کو بھی ذلیل کرتا تھا۔ ایک دن، باپ نے ماں کو قتل کر دیا۔ داور کی دنیا اجڑ گئی۔

داور نے شاور بند کیا اور تولیے سے اپنا جسم خشک کیا۔ وہ آئینے میں اپنی تصویر دیکھنے لگا۔ اس کی آنکھیں غصے اور نفرت سے بھری ہوئی تھیں۔

"نفرت کے شکار نے نفرت کرنے پر مجبور کر دیا،" داور نے اپنے آپ سے کہا۔

وہ کال کوٹھری سے باہر نکل گیا۔

داور کے بچپن کے نقوش دھندلا چکے تھے، مگر ان کی کسک وقت کے ساتھ گہری ہوتی گئی۔ باپ کی نفرت ایک ناسور کی طرح اس کے دل میں پیوست ہو چکی تھی۔ وہ ظالم شخص نہ صرف داور کی ماں کا قاتل تھا بلکہ اس نے داور کے بچپن کو بھی جہنم بنا دیا تھا۔

داور کو یاد تھا وہ دن جب ماں کی چیخیں گھر کے سکوت کو چیر دیتی تھیں۔ باپ کے وحشیانہ حملوں سے ماں کا جسم نیل پڑ جاتا تھا۔ داور سہا ہوا ایک کونے میں بیٹھا یہ سب دیکھتا رہتا تھا۔ اس کی معصوم آنکھیں اس ظلم کو دیکھنے کی تاب نہیں رکھتی تھیں۔

باپ کی نفرت صرف جسمانی تشدد تک محدود نہیں تھی۔ وہ داور کو ذہنی طور پر بھی اذیت دیتا تھا۔ اسے حقیر سمجھتا تھا، ذلیل کرتا تھا اور اس کی ہر خواہش کو رد کرتا تھا۔ داور کے دل میں باپ کے لیے نفرت کے سوا کوئی جذبہ نہیں تھا۔

ایک دن، باپ نے حد پار کر دی۔ اس نے ماں کو قتل کر دیا۔ داور کے سامنے، اس کی آنکھوں کے سامنے۔ وہ منظر داور کے ذہن میں ہمیشہ کے لیے نقش ہو گیا۔

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
For Audio Books Visit Our YouTube Channel
Classic Entertaiment

داور کے دل میں انتقام کی آگ جل رہی تھی۔ وہ اپنے باپ کو تکلیف میں دیکھنا چاہتا تھا۔ وہ چاہتا تھا کہ اس کا باپ بھی اسی درد سے گزرے جس سے وہ گزرا تھا۔

سمرینہ کی آنکھوں کے سامنے وہ بھیانک منظر ناچ رہا تھا جب اس کے چہرے پر تیزاب پھینکا گیا تھا۔ وہ تکلیف ، وہ اذیت سب ایک بار بھی اس کے ذہن میں گھومنے لگے۔

وہ ایک بار پھر ذہنی توازن کھو بیٹھی تھی۔ چیخوں اور آنسوؤں کا ایک طوفان تھا جو رکنے کا نام نہیں لے رہا تھا۔ اس کی روح چھلنی ہو چکی تھی، ہر زخم سے خون رس رہا تھا۔

داور جو فریش ہو کر باہر سے آ رہا تھا کہ سمرینہ کی چیخیں سنتا فوراً بھاگتے ہوئے اندر آیا۔وہ ایک لمحے کے لئے سکتے میں آ گیا تھا۔ اس نے کبھی سوچا بھی نہیں تھا کہ اس کی سفاکیت سمرینہ کو اس قدر تباہ کر دے گی۔ وہ بھاگتے ہوئے آیا اور اسے تھامنے کی کوشش کی۔

"سمرینہ، کیا ہوا؟ "اس نے گھبراہٹ سے پوچھا۔

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
For Audio Books Visit Our YouTube Channel
Classic Entertaiment

سمرینہ نے اسے جھٹک دیا۔ اس کی آنکھیں نفرت سے بھری ہوئی تھیں۔

"تم، تم نے یہ کیا کیا؟ "وہ ہچکیوں کے درمیان بولی۔" تم ایک درندے ہو۔"

داور کے چہرے پر ہوائیاں اڑ گئیں۔ وہ جانتا تھا کہ سمرینہ سچ کہہ رہی ہے۔ وہ ایک درندہ ہی تو تھا۔ ایک ایسا درندہ جس نے اپنی محبت کے نام پر سمرینہ کی زندگی جہنم بنا دی تھی۔

"س۔۔۔ سمرینہ، "وہ بمشکل کہہ پایا۔

اس کو یوں تڑپتے دیکھ داور کی آنکھوں سے بھی آنسو بہنے لگے۔ وہ سمرینہ کو گلے لگانا چاہتا تھا، لیکن وہ اپنے حواسوں میں نہیں تھی۔

"میں۔۔۔ میں تم سے محبت کرتا ہوں، "اس نے کہا۔

"محبت؟ "سمرینہ ہنسی۔" یہ کیسی محبت ہے جو اذیت دیتی ہے؟"

"محبت ہمیشہ سکون نہیں دیتی،" بعض دفعہ یہ درد بھی دیتی ہے۔"

"تم ایک سفاک انسان ہو۔ "سمرینہ نے تلخی سے کہا۔

https://classicurdumaterial.com/

"شاید۔ "یک لفظی جواب دیتا وہ رکا۔۔۔

"لیکن میں اتنا برا نہیں ہوں سمرینہ ، مجھے برا بنا دیا گیا ہے"۔ وہ اذیت سے چور لہجے میں بولا مگر وہ سر جھٹکتے اس سے دور ہوئی۔

"سو جاؤ، "آہستگی سے کہتے آنکھوں میں آئی نمی کو صاف کرتے وہ باہر کی جانب چل دیا۔

رات کی سیاہی چادر کی طرح ہر چیز پر پھیل چکی تھی۔ آسمان پر ستارے ایسے لگ رہے تھے جیسے کسی نے نیلے مخمل پر چاندی کے نگینے جڑ دیے ہوں۔ چاند کی مدھم روشنی دنیا کو ایک خواب ناک منظر پیش کر رہی تھی۔ ہر طرف سکوت طاری تھا، بس کبھی کبھار ہوا کے جھونکے درختوں کے پتوں سے سرگوشی کرتے ہوئے گزر جاتے تھے۔ گلیاں سنسان پڑی تھیں، گھروں کی کھڑکیاں بند تھیں، اور ہر طرف ایک خاموشی کا راج تھا۔ اس تاریکی میں ایک عجیب سی اداسی چھپی ہوئی تھی۔ ایسا لگ رہا تھا جیسے یہ رات اپنے اندر کئی راز چھپائے ہوئے ہے، کئی درد، کئی کہانیاں۔

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
For Audio Books Visit Our YouTube Channel
Classic Entertaiment

ایسے میں وہ وجود بکھرے حلیے کے ساتھ ، ہاتھوں میں سگھار تھامے اپنے گھر کے بنائے گئے پچھلے حصے میں گھاس پر لیٹا ساتھ سگھار کے گہرے گہرے کش بھر رہا تھا۔ جو اس کے اندرونی اشتعال کو قابو کرنے کا باعث بن رہا تھا۔ ایک کے بعد ایک آنسوں کی لکیریں اس کی آنکھوں سے نکلتی داڑھی میں جذب ہو جاتی۔۔۔۔

"کیوں، کیوں مجھے ایسا بنا دیا,میں نفرت کے قابل نہیں تھا۔ میں ایک اچھی عورت کا بیٹا تھا مگر کیوں مجھے ایک درندہ بنا دیا گیا"۔۔۔

"میرے اپنے خون نے ہی مجھ میں نفرت کے بیج بوئے ہیں، میں تو ایک معصوم بچہ تھا جس کے دل میں نفرت کا بیج بو کر ، اسے ایک سفاک انسان بنا دیا گیا"۔۔۔ اب کی بار اس کی آنکھوں سے گرتے گرم سیال میں روانی آئی ، ذہن کئی اذیتوں کا شکار تھا۔

کہتے ہیں جو بو گے وہ کاٹو گے۔۔۔۔ داور راجپوت کے دل میں بچپن سے ہی نفرت کا بیج بو دیا گیا جو کہ آج کی تاریخ میں ایک تنے درخت کی شکل اختیار کر گیا۔

بچپن کی وہ چیخ و پکار ، ماں کا تڑپنا ، اس کا رونا باپ کی نفرت وہ سب اس کے ذہن کو ایک بار پھر اذیت پہنچانے کا باعث بننے لگے۔

آہہہہہ۔۔۔۔ اپنے بال پکڑتے وہ بہت اذیت میں چیخا تھا اپنی زندگی سے ان سیاہ صفحوں کو مٹانا چاہتا تھا جو کہ شائد اب نا ممکنات میں سے ایک تھے۔

رات کے تین بجے کے قریب جہاں ذی روح سو رہی تھی وہیں ش داور ایک لمبی راہداری سے ہوتا ہوا کال کوٹھری کے باہر پہنچا۔ لوہے کا بھاری دروازہ بند تھا اور اس پر ایک چھوٹا سا سوراخ تھا۔ داور نے جھانک کر اندر دیکھا۔

اندر اندھیرا چھایا ہوا تھا۔ ایک کمزور سی روشنی دیوار پر لگی ایک ننھی سی بتّی سے آ رہی تھی۔ اس روشنی میں ایک شخص زنجیروں میں جکڑا ہوا فرش پر بیٹھا تھا۔ وہ داور کا باپ تھا۔

داور نے دروازہ کھولا۔ وہ اندر داخل ہوا اور دروازہ بند کر دیا۔

بوڑھا شخص داور کو دیکھ کر کمزور آواز میں بولا، "بی۔۔۔بیٹا"!

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
For Audio Books Visit Our YouTube Channel
Classic Entertaiment

داور کے چہرے پر کوئی تاثر نہیں تھا۔ وہ خاموشی سے اس شخص کے سامنے جا بیٹھا جو رشتے میں اس کا اپنے باپ لگتا تھا۔

"میں آپ کا بیٹا نہیں ہوں، "داور نے سرد لہجے میں کہا۔" آپ بس میرے لئے میری ماں اور میرے بچپن کے قاتل ہیں۔"

بوڑھا شخص رونے لگا تھا اس کے جھریوں زرہ چہرے پر آنسوں بہنے لگے۔

"دل تو تھا کہ آپ کو اپنے ہاتھوں سے قتل کروں، اتنی شدید نفرت کروں لیکن کیا کروں دنیا سے تو نفرت کر گیا مگر آپ سے نہ کر پایا آپ کے کیے ظلموں کا بدلہ میں دوسرے سے لے کر اپنے دل کو تسکین پہنچاتا رہا ہوں ، آپ کی نفرت نے تباہ کر دیا مجھے ، میرے بچپن کو ۔۔۔۔

داور نے ایک لمحے کے لئے اپنے باپ کو دیکھا۔ اس کی آنکھوں میں نفرت کے شعلے بھڑک رہے تھے۔

"آپ نے مجھے سفاک بنا دیا ڈیڈ۔۔۔۔ "داور نے ازیت کہا۔" لیکن آپ کو اس حال میں دیکھ کر ایک سکون سا مل رہا ہے۔۔۔۔"

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
For Audio Books Visit Our YouTube Channel
Classic Entertaiment

داور نے اپنے باپ کے سامنے ایک تھالی رکھی۔ تھالی میں کھانا تھا۔

"کھانا کھالیں، "وہ بے تاثر لہجے میں بولا۔" شاید آپ کو اس کی ضرورت ہو گی۔"بوڑھے شخص نے داور کی طرف دیکھا۔ اس کی آنکھوں میں آنسو تھے۔

"تم مجھ سے نفرت کرتے ہو، "اس نے کہا۔

اس نے ان کی بات کا کوئی جواب نہ دیا بس خاموشی سے دیکھتا رہا ز اس کے دل میں ایک عجیب سی کیفیت تھی۔ نہ نفرت تھی، نہ محبت۔ بس ایک خالی پن تھا۔جب بوڑھا شخص کھانا کھا چکا تو داور اٹھا اور دروازہ کھول کر باہر نکل گیا۔وہ ایک بار پھر راہداری میں چلنے لگا۔ اس کے قدم بھاری ہو رہے ، اس کے میں ایک عجیب سا احساس تھا۔

"انسان چاہے کچھ بھی کر لے مگر اپنے ماں باپ سے نفرت نہیں کر پاتا ، داور کا بھی کچھ ایسا ہی حال تھا ماں کی جدائی کے غم ، باپ کی بے جا دھتکار نے اسے سنگ دل بنا دیا تھا۔ اپنی انا دلی تسکین کیلئے وہ اپنے باپ کو کال کوٹھری میں خود قید تو کر گیا تھا لیکن یہ صرف وہی جانتا تھا کہ اس عمل سے اس کا دل ہر روز ، سو بار مرتا تھا۔ اس کی سفاکیت اسے مزید سفاک بنانے کا باعث بنی۔۔۔۔

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
For Audio Books Visit Our YouTube Channel
Classic Entertaiment

👀❤

3فروری 2024 کا دن تھا۔۔۔۔

آئینے کے سامنے کھڑی وہ خود کو دیکھ رہی تھی۔

مدھم روشنی، خوشبو دار موم بتیاں، اور گلاب کی پنکھڑیوں سے سجی وہ ٹیبل۔۔۔۔

ہر چیز محبت اور چاہت کی داستان سنا رہی تھی۔اس نے اپنے آپ کو بھی اسی رنگ میں ڈھالا تھا۔ریشمی لباس میں ملبوس، کھلے بال ، چہرے کو بہت ہی خوبصورت انداز میں آدھا ڈھکا ہوا تھا اور آدھے چہرے پر جیسا ہو سکا ویسا میک اپ کیا ، وہ واقعی بہت پیاری لگ رہی تھی۔ اس لمحے اس کا روپ اس دوشیزہ کی مانند لگ رہا تھا جو اپنا آدھا چہرہ نقاب سے چھپائے ہوئے ہوتی ہیں۔ وہ کسی دیوی سے کم نہیں لگ رہی تھی۔

دو دن کے بعد داور جب آج کمرے میں داخل ہوا تو جیسے وقت تھم سا گیا۔ وہ دنگ رہ گیا، اس کی آنکھیں حیرت اور محبت سے چمک رہی تھیں۔ وہ بے یقینی کی سی کیفیت میں سامنے سمرینہ کو دیکھ رہا تھا۔

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
For Audio Books Visit Our YouTube Channel
Classic Entertaiment

"یہ سب کیا ہے؟ "اس نے حیرت سے پوچھا۔

"تمہارے لئے ہے ، تم کہتے ہو نا کہ مجھ سے محبت کرتے ہو تو بس آج تمہاری محبت کو آزمانے کی تیاری کی ہے"۔۔۔۔

اس کی آنکھوں میں دیکھ وہ بے لچک لہجے میں بولی جب کہ وہ اب بھی حیران تھا۔

"کیا مطلب" ۔۔۔؟؟

"میں تمہاری محبت کو آزمانا چاہتی ہوں داور"۔

اس کی آنکھوں میں دیکھتی ، سامنے پلیٹ میں رکھے چاول سے ایک نوالہ بنا کر اس کو اپنے ہاتھوں سے کھلایا۔ اس کی اس عنایت پر داور ان اس کے ہاتھوں کا بوسہ لیا۔

"تم مجھے پل پل حیران کر رہی ہو"۔۔۔ داور کی بات سن وہ کچھ نا بولی بلکہ آسودگی سے مسکرا دی۔یکدم کمرے میں سکوت سا طاری ہوا۔

https://classicurdumaterial.com/

وہ دونوں ساتھ بیٹھے تھے۔ داور نے اسے اپنے حصار میں لیا ہوا تھا۔ سمرینہ کی آنکھوں میں ایک عجیب سی چمک تھی۔ داور بے خبر، اس کی محبت میں کھویا ہوا اس سے باتیں کر رہا تھا۔

داور، کیا تمہیں مجھ پر یقین ہے؟ اس کی آنکھوں میں دیکھتے وہ بے مائیگی سے بولی یقین؟

سمرینہ، یہ کیسا سوال ہے؟ تم میری زندگی ہو، میری محبت ہو۔ مجھ سے زیادہ تم پر کون یقین کرے گا بھلا؟

ہمم۔۔۔ بس یہی سننا تھا۔ وہ یاسیت بھرے انداز میں بولی جبکہ اب کی بار اس کا رویہ داور کو کھٹکنے لگا۔

کتنے ہی لمحے ان کے درمیان خاموشی کی نظر ہو گئے ، وہ اپنے پہلو میں بیٹھی اپنی محبت کو محسوس کر رہا تھا جو اس کی شریکِ حیات تھی ، وہ واحد لڑکی تھی جس کے معاملے میں وہ ڈرنے لگے گا۔

سمرینہ نے سامنے رکھا جوس بھرا گلاس داور کی جانب بڑھایا۔

"اگر تم واقعی مجھ سے محبت کرتے ہو تو اسے پی لو"۔۔۔ داور کی سحر انگیز آنکھوں میں دیکھتی وہ بے تاثر لہجے میں بولی جب کہ وہ مسکرا دیا۔

"اس میں کونسی بڑی بات ہے"۔۔۔ کہتے اس نے گلاس لبوں سے لگایا مگر وہ اس کا ہاتھ تھام گئی۔

"سوچ لو زہر ہے اس میں"۔۔۔ اسے وارن کرنا چاہا جب کہ وہ حیرت و بے یقینی سے اس کی جانب دیکھنے لگا، پھر یکدم پورے کمرے میں اس کا قہقہ گونجا۔

"زہر"۔۔۔؟؟ نہیں میں نہیں مانتا تم اتنی ظالم نہیں ہو سکتی ، تم کچھ بھی کر سکتی ہو مگر مجھے اپنے ہاتھوں سے زہر نہیں دے سکتی۔

داور کی بات سن کر وہ استہزاء سا مسکرا دی۔

"محبت کے امتحان کے لئے میں کچھ بھی کر سکتی ہوں ، اب یہ تمہارے اوپر ہے اگر واقعی تم نے مجھ سے محبت کی ہے تو اسے پی جاؤ"۔

سمرینہ کا لہجہ سرد تھا۔

https://classicurdumaterial.com/

”کیا تم مجھے واقعی مارنا چاہتی ہو“۔۔۔؟ اس کی آواز میں کرب تھا رنج تھا۔

”پتہ نہیں بس تمہارا امتحان لینا چاہتی ہوں“۔

اس کے حلق میں آنسوں اٹکنے لگے۔

”اگر میرے مر جانے سے تمہیں واقعی یقین آ جاتا ہے تو میں اس امتحان کے لیے تیار ہوں“۔۔۔۔۔

رنجیدہ آواز میں کہتے وہ سارا گلاس ایک سانس میں خالی کر گیا، جب کہ یہاں ایک سیکنڈ کے لئے سمرینہ کے دل کی دھڑکن بھی رکی تھی۔ اس نے کرب سے اپنا چہرہ موڑا۔

تم نے میری زندگی برباد کر دی داور، میرا حسن میرا غرور تھا تم نے میرا غرور مجھ سے چھین لیا، تم نے میرا چہرہ مجھ سے چھین لیا، یہ سب جاننے کے بعد میں تمہیں زندہ نہیں دیکھ سکتی۔

میں اپنے ہی مجرم کو اپنی آنکھوں کے سامنے نہیں دیکھ سکتی۔۔۔۔

وہ تکلیف سے بولی جب کہ وہ آسودگی سے ہنسا

اب۔۔۔۔ اب تم خوش ہو؟خالی گلاس اس کی جناب بڑھایا ، داور کا دل بھاری ہونے لگا۔

نہیں، میں خوش نہیں ہوں، لیکن میں تمہیں معاف نہیں کر سکتی۔۔۔ سمرینہ کی آواز میں سنجیدگی تھی ساتھ آنسوں بے مول ہوتے اس کے چہرے کو بھگو رہے تھے۔ داور راجپوت نے اگے بڑھ اسے اپنے سینے میں بھینچا۔

کاش ! تم مجھے مارنے کے بجائے،

میری محبت کو قبول کر لیتی،

سمرینہ میں مرنا نہیں چاہتا تھا ، میں تمہارے ساتھ جینا چاہتا تھا ، مجھے مرنے سے زیادہ تم سے دور جانے کا دکھ ہے۔

میں اس وقت اذیت میں ہوں۔

آج کے بعد میں تمہیں دیکھ نہیں سکوں گا۔

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
For Audio Books Visit Our YouTube Channel
Classic Entertaiment

اس کے گلے لگے وہ کرب و ازیت بھرے لہجے میں کہہ رہا تھا۔ اس کا سانس سینے میں اٹکنے لگا ،اس کے لفظ ٹوٹنے لگے ، آنکھوں سے گرم سیال بہتا اس کی داڑھی کو بھگونے لگا دوسری جانب ، سمرینہ اس نے ازیت سے آنکھیں میچی۔۔۔۔

"تم بری تو نہ تھی سمرینہ"۔۔۔

"میں بری نہیں ہوں داور مجھے تم نے برا بنایا۔۔۔

انسان برا نہیں ہوتا، اسے تم جیسے لوگ برا بنا دیتے ہیں"۔۔۔ وہ یاسیت سے بولی جب کہ داور نے جواب میں اس کا چہرہ اپنے ہاتھوں کے پیالے میں بھرا" واقعی، انسان برا نہیں ہوتا، بلکہ اسے حالات برا بنا دیتے ہیں۔۔۔۔

دونوں کی آنکھیں بھیگی ہوئی تھی۔

سمرینہ میں موت کے بعد بھی تمہاری محبت سے دستبردار نہیں ہوں گا ، میں برا سفاک انسان ہی سہی لیکن مجھ جیسی محبت تم سے کوئی نہیں کر سکتا۔۔۔۔

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
For Audio Books Visit Our YouTube Channel
Classic Entertaiment

داور نے اکھڑتی سانسوں کے ساتھ اس کے ماتھے پر بوسہ دیا تھا اور پیچھے صوفے پر ڈھ گیا۔۔۔۔

اس کی آنکھیں ہلکی ہلکی کھلی ہوئی تھی۔

جن سے آنسوں گر رہے تھے ، اس نے کرب و اذیت سے اپنے دل پر ہاتھ رکھا منہ سے خون کی لکیر نکلنا شروع ہوئی۔ اس آخری وقت میں اس نے کرب سے اس دشمنِ جان کو دیکھا جو رخ موڑے آنسوں بہا رہی تھی۔ وہ سنگ دل تھی واقعی ! آج اس نے مان لیا اس کو دیکھتے دیکھتے اس کا سانس رک گیا۔

اس نے کہا تھا کہ وہ کبھی نہیں ہارتا ، اگر ہار گیا تو اس کی قیمت چکانے کو تیار ہے , اور آج نے اس نے قیمت چکائی تھا وہ ہار گیا تھا۔

اپنی پسندیدہ عورت کے ہاتھوں وہ بازی ہار گیا۔

خاکستر ہوا ہے پیار ، کوئی صدا نہیں اٹھتی

اب اس قلب سے کوئی دعا نہیں اٹھتی

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
For Audio Books Visit Our YouTube Channel
Classic Entertaiment

جل رہا ہے دل اس موڑ پر اے یار

اب کوئی کرن ، کوئی ضیا نہیں اٹھتی

عشق نے ایسے زخم دیے ہیں سمرینہ

کہ اب کوئی آہ بھی کوئی ندا نہیں اٹھتی

داور کی محبت نے جلا ڈالا مجھ کو

اب کوئی تمنا کوئی رجا نہیں اٹھتی

)سارہ عروج (

سمرینہ نے مڑ کر کٹتے دل کے ساتھ اس کے بے جان وجود کو دیکھا اور پھر سائیڈ پر رکھا دوسرا گلاس اٹھاتے لبوں سے لگا گئی۔

پھر من من قدم بھرتی اس کے خاموش وجود کی جانب آئی ، جس میں کوئی حرکت باقی نہ رہی۔۔۔ نرمی سے آنکھیں موند سر اس کے شانے سے ٹکا گئی۔

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
For Audio Books Visit Our YouTube Channel
Classic Entertaiment

آنکھیں بند کرتے گزرے ہر لمحات اس کی آنکھوں کے سامنے گھومنے لگے ، آنکھ بند تھیں مگر اس میں سے گرم سیال بہتا اس کے چہرے کو تر کرتا چلا گیا ، اس کی سانسیں بھی بھاری ہونے لگیں ، غنودگی میں جاتے اس نے با مشکل اپنی آنکھیں کھولتے داور راجپوت کے وجیہہ چہرے کی جانب تھا۔ ہاتھ بڑھائے اس کے چہرے پر رکھ اسے محسوس کیا بے شک وہ واقعی بہت حسین تھا۔

”کاش داور تم اس طرح میری زندگی میں نا آئے ہوتے ، تو آج حالات مختلف ہوتے“۔۔۔

یہ جملا اس کے خوبرو چہرے کو نظروں میں بسائے کہا ، اور یہاں اب اس کی سانسیں رک رہی تھی۔ وہ اذیت سے آنکھیں موند گئی۔۔۔۔

منظر بدلہ تھا،

اور ہر طرف فضا میں،

ایمبولینس کی آوازیں گونجنے لگی،

دو وجود جو سٹریچر پر موجود تھے ان کو سفید چادر سے ڈھانپا گیا تھا۔

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
For Audio Books Visit Our YouTube Channel
Classic Entertaiment

ان دونوں کی کہانی کا اختتام ہوا تھا۔۔۔

وہ دونوں زندگی کی بازی ہار گئے۔

ایک بازی ہارا تھا اپنی محبت میں،

جبکہ دوسرا اپنی انا میں۔۔۔۔

اختتام۔۔۔۔۔

https://classicurdumaterial.com/